عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۷ تا ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ر اکتوبر ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۳۹

اسلامی بیداری اور مغربی قساوت

اسلامی معاشرت تہذیب اور ترکِ دنیا

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.c
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

کرسی پر نماز

سلیم احمد' کراچی

س:...... مسجد کے اندر ان لوگوں کے لئے کرسی یا اسٹول رکھے جاتے ہیں جو کھڑے ہوکر نماز ادا نہیں کرسکتے' جماعت کے وقت صفوں میں نمازیوں کے درمیان کرسی رکھ کر اور اس پر بیٹھ کر نماز ادا کرسکتے ہیں؟ غالباً حدیث ہے کہ امام کے قریب قریب جماعت اور نماز کا ثواب بہت ملتا ہے' یعنی جو جتنا امام کے قریب ہوگا اس کو ثواب زیادہ ملے گا' کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ صف کے آخری کونے میں کرسی پر نماز ادا کریں اور درمیان میں کہیں بھی کرسی نہ رکھیں' حرم شریف میں نماز کی ادائیگی کے وقت ایسی پابندی دیکھنے میں نہیں آتی۔ از راہ کرم تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔ جزاک اللہ۔

ج:...... اگر کوئی آدمی واقعی معذور ہے کہ وہ کھڑا نہیں ہوسکتا یا کرسی کے بغیر زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو اس کے لئے کرسی بچھا کر نماز پڑھنا جائز ہے' البتہ جو شخص رکوع' سجدہ پر قادر نہیں ہے' اس سے قیام بھی ساقط ہوجاتا ہے' وہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے' بعض لوگ رکوع وسجدہ کے لئے اشارہ کرتے ہیں مگر کھڑے رہتے ہیں ان کا قیام درست نہیں اور جو لوگ رکوع وسجدہ تو کرسکتے ہیں مگر کھڑے نہیں ہوسکتے' ان کو بیٹھ کر رکوع وسجدہ سے نماز ادا کرنا چاہئے' ایسے لوگ اگر کرسی پر بیٹھے ہوں تو سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کیا کریں' مگر عام طور پر آج کل بلا عذر بھی لوگ ایسا کرلیتے ہیں ان کو اس سے احتیاط واحتراز کرنا چاہئے چونکہ کرسی یا اسٹول دوسرے نمازیوں کے لئے مشکل کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ وہ صف کے ایک کنارہ پر بچھائے جائیں۔ انشاء اللہ دوسرے کی راحت رسانی کی برکت سے ایسے معذور کو پورا پورا ثواب ملے گا۔

زکوٰۃ کی مد کا مقصد

حاجی نذر محمد کراچی

س:...... میرا بھائی اور بہنوئی میرے پاس کام کرتے ہیں' ۱۹۹۰ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک میں ذات پاک کی توسط سے خرچ دے رہا ہوں' بھائی کے پانچ بچے اور بہنوئی کے تین بچے ہیں' پہلے میں خلیج میں تھا' باقاعدہ ان کو خرچہ دیتا رہا' لیکن میری ۲۰۰۰ء کے بعد نوکری ختم ہوگئی' تو یہ لوگ میرے آسرے پر بیٹھے رہے۔ میرے پاس جو بچی کچی رقم تھی' اس سے میں نے دکان کھول لی اور ان دونوں کو بٹھادیا' ہم لوگ بلوچستان کے ایک پسماندہ اور دور افتادہ علاقے میں رہتے ہیں' یہ دونوں بے روزگار ہیں' جب میں خلیج میں تھا تو ان کو دکان کھول کر دی تھی۔ ۱۹۹۰ء میں کاروبار ختم ہوگیا' چونکہ ہم لوگ اکٹھی چار دیواری میں رہتے ہیں' مرحومہ والدہ کی نصیحت پر کہ ان کو دکان کھول کر دو نوکری کی طرح دونوں کو رکھ لو' جس طرح دوسرے دکان میں نوکروں کو تنخواہ ملتی ہے اسی حساب سے ان کو بھی دو۔ خرچہ تو زیادہ آتا ہے اگر تمہارے بس میں ہے تو ان کو پہلے کی طرح کھلاتے رہتے رہو باقی اپنی زکوٰۃ کے حساب میں لگالو' تو میں نے ایسا ہی کیا' بہنوئی کی تنخواہ دو ہزار روپے مقرر کی ہے جب کہ خرچہ ہر ایک کا چھ ہزار روپے آتا ہے' میں نے اپنے دل میں یہی ایک مقصد رکھا ہے ان کو تنخواہ کے علاوہ باقی زکوٰۃ کے حساب میں آئیں گے؟ میں اگر بہنوئی کو کہہ دوں کہ باقی تمہارے خرچ کا حصہ زکوٰۃ کے حساب سے دے رہا ہوں وہ کام چھوڑ دیتا ہے گھر بیٹھنے کا خرچہ مجھے دینا پڑے گا؟

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ج:...... دوسرے منسلکہ پرچہ پر جواب درج ہے ملاحظہ ہو' میرے بھائی سوال کے ساتھ جواب کی بھی جگہ چھوڑنی چاہئے! بہرحال اگر آپ نے اپنے بھائی اور بہنوئی کو دکان پر بٹھاتے وقت ان کو بتلادیا تھا کہ آپ کی تنخواہ اتنا ہے اور اس کے علاوہ دوسرا خرچہ مد تنخواہ میں سے نہیں ہوگا بلکہ میری طرف سے ہوگا اور پھر تنخواہ کے علاوہ دوسرا خرچہ دیتے وقت آپ زکوٰۃ کی نیت کرلیتے تھے اور وہ واقعی زکوٰۃ کے مستحق بھی تھے یعنی ان کی ملکیت میں نقد' سونا' چاندی یا مال تجارت میں ایسا کچھ نہ تھا جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر تھی' تو تنخواہ سے اوپر دیا گیا خرچہ آپ کی زکوٰۃ میں منہا ہوجائے گا۔ واللہ اعلم۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۰ — ۱۷ تا ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۱ء — شمارہ: ۳۹

اس شمارے میں!

حج کرنے والوں کے ہدایات!	۵	اداریہ
اسلامی بیداری اور مغربی قساوت!	۷	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
تاریکی میں اُمید کی کرنیں....	۹	امام حرم الشیخ صالح بن حمید
اسلامی معاشرت وتہذیب...	۱۳	مولانا ابوعمران اشرف
ہماری ناکامی ومحرومی کا راز	۱۷	شمس الحق ندوی
حج کے فضائل (۲)	۱۹	مفتی عبدالروف سکھروی مدظلہ
بیوی کی تعلیم وتربیت...	۲۳	اختر انساء شاہ
خبریں	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

اللہ کے خوف سے رونے کی فضیلت

ترجمہ:… ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص جو رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے، یہاں تک کہ واپس چلا جائے دودھ تھنوں میں (اور اس کا واپس جانا از بس دُشوار ہے، لہٰذا خوفِ خداوندی سے رونے والے کا دوزخ میں جانا بھی دُشوار ہے)، اور (یہ بھی ارشاد فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا ہوا غبار اور جہنم کا دُھواں دونوں جمع نہیں ہوسکتے (یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار پہنچا، اسے دوزخ کا دُھواں نہیں پہنچے گا)۔“

(ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے، اس سے دل کی کثافتیں اور غلاظتیں دُھل جاتی ہیں، اور غفلت اور معاصی کی وجہ سے دل پر سیاہی اور گرد و غبار کی جو تہہ جم جاتی ہے وہ آنکھوں کے ایک قطرے سے (جو خوفِ الٰہی کے سبب نکلا ہو) صاف ہوجاتی ہے، نامۂ اعمال کی سیاہی کو سات سمندر نہیں دھوسکتے، مگر اشکِ چشم کے ایک دو قطرے نامۂ اعمال کی صد سالہ سیاہی کو دھوڈالتے ہیں، اسی بنا پر اللہ کے خوف سے رونے کی فضیلت کا مضمون بہت سی احادیث میں آیا ہے۔ ایک حدیث میں ان سات اشخاص کا ذکر آتا ہے جنھیں عرشِ الٰہی کے سایۂ رحمت میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ خوش بخت بھی ہوگا جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں اور آنسو بہہ نکلے۔ (صحیحین) ایک اور حدیث میں ہے کہ: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا، پس اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین پر گرگئے اسے قیامت کے دن عذاب نہ ہوگا۔ (مستدرک)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: تین آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی، ایک وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا، دُوسری وہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے دیکھنے سے باز رہی۔ (طبرانی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں، ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے، دُوسرے اس خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہایا جائے، اور نشانوں میں سے ایک وہ نشان جو (زخم کی صورت میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہنچے، اور دُوسرا وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضے کے ادا کرنے سے حاصل ہو۔ (ترمذی) ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو بند رکھا کر، اپنے گھر میں سِٹ کر رہ اور اپنی غلطیوں پر رویا کر۔ (ترمذی)

دُوسرا مضمون اللہ تعالیٰ کے راستے کے غبار کی فضیلت کا ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کے بھی بہت سے فضائل آئے ہیں، جو حدیث کی کتابوں میں ”کتاب الجہاد“ کے تحت ذکر کئے گئے ہیں۔

یہاں تین چیزوں کی وضاحت ضروری ہے،

ایک یہ کہ جن اعمال کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ ان کے کرنے سے جنت واجب ہوگی یا دوزخ حرام ہوجائے گی، یہ ان اعمال کی ذاتی خاصیت ہے اور اس خاصیت کے ظہور کے لئے ضروری ہے کہ کوئی قوی مانع اس کے روکنے والا موجود نہ ہو، اس کی مثال بالکل ایسی سمجھنی چاہئے کہ طب کی کتابوں میں ادویات کے جو فوائد درج ہوتے ہیں، وہ اسی وقت ظاہر ہوسکتے ہیں جبکہ ان فوائد کو روکنے والی بدپرہیزی سے بھی احتراز کیا جائے، اگر ایک شخص دوائی بھی استعمال کرتا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ہے، مگر اس کے ساتھ بدپرہیزی بھی کرتا ہے اگر اس کو دوائی پورا فائدہ نہ دے تو اس کو شکایت دوائی کی نہیں بلکہ اپنی بدپرہیزی کی کرنی چاہئے۔ اسی طرح جو شخص کوئی ایسا نیک عمل کرتا ہے جس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے لیکن ساتھ ہی خدانخواستہ کسی کبیرہ گناہ کا بھی مرتکب ہے، مثلاً: لوگوں کے حقوق دبالیتا ہے تو اس کی بدپرہیزی کے سبب اگر اس نیک عمل کا پورا فائدہ ظاہر نہ ہو تو اس عمل کا قصور نہیں بلکہ اس کی بدپرہیزی کا قصور ہوگا۔ الغرض اعمال کی خاصیت الگ چیز ہے اور اس کا ظہور کسی خاص آدمی میں ہوگا یا نہیں؟ یہ ایک دُوسری بات ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا توبہ و استغفار ہی کی شکل ہے، اس لئے اس کے ذریعے ان شاء اللہ اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے اور اس کے ذمے اگر کچھ حقوق و فرائض ہوں تو ان کو ادا کرے، اور آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے باز رہنے کا عزم کرے، اور کبھی غفلت اور کوتاہی ہوجائے تو فوراً توبہ کی تجدید کرلیا کرے، ایسا شخص ان شاء اللہ جنت میں جائے گا۔

دوم:… اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے، مگر ہے غیراختیاری، اس لئے اگر کوئی شخص خداترس ہو مگر اسے رونا نہ آئے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ: اگر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنالی جائے۔ دراصل بارگاہِ خداوندی میں بندے کی عجز و بے چارگی اور تذلل کی قیمت ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے جتنی عاجزی اختیار کی جائے کم ہے۔

سوم:… ”فی سبیل اللہ“ کے جو فضائل احادیث میں بیان فرمائے گئے ہیں ان کا اعلیٰ مرتبہ تو ”جہاد فی سبیل اللہ“ ہے، مگر خود جہاد بھی اعلائے کلمۃ اللہ (اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے) کے لئے ہوتا ہے، اس لئے دین کی تعلیم و تبلیغ بھی اسی کے ضمن میں آتی ہے۔ ☆

اداریہ

حج کرنے والوں کے لئے ہدایات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حج اسلام کا عظیم الشان رکن ہے۔ احادیث طیبہ میں حج وعمرہ کے فضائل بکثرت ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے عازمین حج کے لئے چند ہدایات تحریر فرمائی تھیں' جنہیں ہم حجاج کرام کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

(ادارہ)

ذرائع مواصلات کی سہولت اور مال کی فراوانی کی وجہ سے سال بہ سال حجاج کرام کی مردم شماری میں اضافہ ہورہا ہے، لیکن بہت ہی رنج وصدمہ کی بات ہے کہ حج کے انوار وبرکات مدہم ہوتے جارہے ہیں، اور جو فوائد وثمرات حج پر مرتب ہونے چاہئیں ان سے اُمت محروم ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت تھوڑے بندے ایسے رہ گئے ہیں جو فریضہ حج کو اس کے شرائط وآداب کی رعایت کرتے ہوئے ٹھیک ٹھیک بجالاتے ہوں، ورنہ اکثر حاجی صاحبان اپنا حج غارت کرکے ''نیکی برباد، گناہ لازم'' کا مصداق بن کر آتے ہیں۔ نہ حج کا صحیح مقصد ان کا مطمح نظر ہوتا ہے، نہ حج کے مسائل واَحکام سے انہیں واقفیت ہوتی ہے، نہ یہ سیکھتے ہیں کہ حج کیسے کیا جاتا ہے؟ اور نہ ان پاک مقامات کی عظمت وحرمت کا پورا لحاظ کرتے ہیں، بلکہ اب تو ایسے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں کہ حج کے دوران محرّمات کا ارتکاب ایک فیشن بن گیا ہے، اور یہ اُمت گناہ کو گناہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون! ظاہر ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَحکام سے بغاوت کرتے ہوئے جو حج کیا جائے، وہ انوار وبرکات کا کس طرح حامل ہوسکتا ہے؟ اور رحمتِ خداوندی کو کس طرح متوجہ کرسکتا ہے....

سفرِ حج کے دوران نماز باجماعت تو کیا، ہزاروں میں کوئی ایک آدھ حاجی ایسا ہوتا ہوگا جس کو اس کا پورا پورا احساس ہوتا ہو کہ اس مقدس سفر کے دوران کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے، ورنہ حجاج کرام تو گھر سے نمازیں معاف کراکر چلتے ہیں، اور بہت سے وقت بے وقت جیسے بن پڑے پڑھ لیتے ہیں۔ مگر نمازوں کا اہتمام ان کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا بلکہ بعض تو حرمین شریفین پہنچ کر بھی نمازوں کے اوقات میں بازاروں کی رونق دوبالا کرتے ہیں......

اسی طرح سفرِ حج کے دوران عورتوں کی بے حجابی بھی عام ہے، بہت سے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی دورانِ سفر برہنہ سر نظر آتی ہیں، اور غضب یہ ہے کہ بہت سی عورتیں شرعی محرم کے بغیر سفرِ حج پر چلی جاتی ہیں اور جھوٹ موٹ کسی کو محرم لکھوادیتی ہیں۔ اس سے جو گندگی پھیلتی ہے وہ ''اگر گویم زبان سوزد'' کی مصداق ہے.....

جہاں تک اس ارشاد کا تعلق ہے کہ: ''حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے''، اس کا منشا یہ ہے کہ اس سفر میں چونکہ ہجوم بہت ہوتا ہے اور سفر بھی طویل ہوتا ہے، اس لئے دورانِ سفر ایک دُوسرے سے ناگواریوں کا پیش آنا اور آپس کے جذبات میں تصادم کا ہونا یقینی ہے، اور سفر کی ناگواریوں کو

برداشت کرنا اور لوگوں کی اذیتوں پر برافروختہ نہ ہونا بلکہ تحمل سے کام لینا یہی اس سفر کی سب سے بڑی کرامت ہے۔ اس کا حل یہی ہوسکتا ہے کہ ہر حاجی اپنے رفقاء کے جذبات کا احترام کرے، دُوسروں کی طرف سے اپنے آئینۂ دل کو صاف وشفاف رکھے، اور اس راستے میں جو ناگواری بھی پیش آئے، اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ خود اس کا پورا اہتمام کرے کہ اس کی طرف سے کسی کو ذرا بھی اذیت نہ پہنچے اور دُوسروں سے جو اذیت اس کو پہنچے اس پر کسی رَدِّ عمل کا اظہار نہ کرے۔ دُوسروں کے لئے اپنے جذبات کی قربانی دینا اس سفرِ مبارک کی سب سے بڑی سوغات ہے، اور اس دولت کے حصول کے لئے بڑے مجاہدے و ریاضت اور بلند حوصلے کی ضرورت ہے، اور یہ چیز اہل اللہ کی صحبت کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔

عازمینِ حج کی خدمت میں بڑی خیرخواہی اور نہایت دِل سوزی سے گزارش ہے کہ اپنے اس مبارک سفر کو زیادہ سے زیادہ برکت وسعادت کا ذریعہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل معروضات کو پیش نظر رکھیں:

☆:...... چونکہ آپ محبوبِ حقیقی کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں، اس لئے آپ کے اس مقدس سفر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، اور شیطان آپ کے اوقات ضائع کرنے کی کوشش کرے گا۔

☆:...... جس طرح سفرِ حج کے لئے ساز وسامان اور ضروریاتِ سفر مہیا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس سے کہیں بڑھ کر حج کے اَحکام ومسائل سیکھنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔ اور اگر سفر سے پہلے اس کا موقع نہیں ملا تو کم از کم سفر کے دوران اس کا اہتمام کرلیا جائے کہ کسی عالم سے ہر موقع کے مسائل پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کیا جائے......

اس مبارک سفر کے دوران تمام گناہوں سے پرہیز کریں اور عمر بھر کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم کریں، اور اس کے لئے حق تعالیٰ شانہ سے خصوصی دُعائیں بھی مانگیں۔ یہ بات خوب اچھی طرح ذہن میں رہنی چاہئے کہ حجِ مقبول کی علامت ہی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے۔ جو شخص حج کے بعد بھی بدستور فرائض کا تارک اور ناجائز کاموں کا مرتکب ہے، اس کا حج مقبول نہیں۔ آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف میں گزرنا چاہئے، اور سوائے اشد ضرورت کے بازاروں کا گشت قطعاً نہیں ہونا چاہئے۔ دُنیا کا ساز وسامان آپ کو مہنگا سستا، اچھا بُرا اپنے وطن میں بھی مل سکتا ہے، لیکن حرم شریف سے میسر آنے والی سعادتیں آپ کو کسی دُوسری جگہ میسر نہیں آئیں گی۔ وہاں خریداری کا اہتمام نہ کریں....

چونکہ حج کے موقع پر اطراف واکناف سے مختلف مسلک کے لوگ جمع ہوتے ہیں، اس لئے کسی کو کوئی عمل کرتا ہوا دیکھ کر وہ عمل شروع نہ کردیں، بلکہ یہ تحقیق کرلیں کہ آیا یہ عمل آپ کے حنفی مسلک کے مطابق صحیح بھی ہے یا نہیں؟ یہاں بطور مثال دو مسئلے ذکر کرتا ہوں۔

۱:...... نمازِ فجر سے بعد اِشراق تک اور نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک دوگانہ طواف پڑھنے کی اجازت نہیں، اسی طرح مکروہ اوقات میں بھی اس کی اجازت نہیں، لیکن بہت سے لوگ دُوسروں کی دیکھا دیکھی پڑھتے رہتے ہیں۔

۲:...... اِحرام کھولنے کے بعد سر کا منڈوانا افضل ہے، اور ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دُعا فرمائی ہے، اور قینچی یا مشین سے بال اُتروالینا بھی جائز ہے۔ اِحرام کھولنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا صاف کرانا یا کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر اِحرام نہیں کھلتا، لیکن بے شمار لوگ جن کو صحیح مسئلے کا علم نہیں، وہ دُوسروں کی دیکھا دیکھی کانوں کے اُوپر سے چند بال کٹوالیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اِحرام کھول لیا، حالانکہ اس سے ان کا اِحرام نہیں کھلتا اور کپڑے پہننے اور اِحرام کے منافی کام کرنے سے ان کے ذمہ دَم واجب ہوجاتا ہے۔ الغرض صرف لوگوں کی دیکھا دیکھی کوئی کام نہ کریں بلکہ اہلِ علم سے مسائل کی خوب تحقیق کرلیا کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اسلامی بیداری اور مغربی قساوت

مولانا سیّد محمد رابع حسنی ندوی

ہر زمانہ اور ہر دور میں اسلام کو ابتلاء و آزمائش کے مرحلے سے گزرنا پڑا ہے، طاغوتی اور باطل عناصر نے ہمیشہ ہی اسلام کو اپنی سازشوں، شیطانی چالوں اور مکروفریب کا نشانہ بنایا ہے۔ چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی کی ستیزہ کاری ہر دور میں رہی ہے:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

موجودہ زمانہ میں بھی اسلام کو اپنے تمام شعبہ ہائے زندگی میں ابتلاء و آزمائش اور مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، یہ آزمائش نئے نئے روپ اور نئی شکلوں میں نمودار ہو رہی ہیں، کبھی ظلم و زیادتی، جبر و استبداد اور کبھی مقابلہ آرائی اور کبھی جنگ و جدال اور جھڑپوں کے بھیس میں سامنے آرہی ہیں، لیکن یہ آزمائش اس اعتبار سے منفرد حیثیت کی حامل ہیں کہ یہ اپنی تمام تر ظلمتوں اور تاریکیوں کے باوجود ایک صبح نو کی پیامبر ہیں، جو یہ پیغام لے آئی ہیں کہ امت مسلمہ ایک طویل غفلت کے بعد بیداری کے لئے کروٹیں لے رہی ہے اور ایک روشن مستقبل اس کا منتظر ہے، جس میں اسے قوت و شوکت بھی حاصل ہوگی اور عزت و مرتبہ بھی:

جہان نو ہو رہا ہے پیدا وہ عالم پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر مسلمان خواب غفلت کے شکار نہ ہوئے ہوتے تو مغربی قومیں ان سے آگے نہ بڑھ پاتیں حالانکہ وہ قومیں پسماندہ جہالت وضلالت کے عمیق غاروں میں بھٹک رہی تھیں جبکہ اس کے برعکس دنیا کی قیادت اور سیادت کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھی، وہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں فائق تھے، ریسرچ ہو یا تحقیق، ایجاد ہو یا انکشاف، سائنس ہو یا ٹیکنالوجی ہر میدان میں ان کی پوزیشن میر کارواں کی تھی۔

طاقت وقوت اور جنگی ساز وسامان ان کے گھر کی باندی تھی، عظمت و بڑائی، رعب و دبدبہ اور عزت و منزلت ان کے قدم چومتی تھی، یہاں تک کہ ان کے دانش کدوں میں تشنگان علم، یورپ سے کھنچ کھنچ کر آتے اور علم وفن کے چشمے سے سیرابی حاصل کرتے، مسلمانوں کی علم و حکمت کی جلوہ آرائی اور تہذیب و تمدن کی نیرنگی سے ان کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں، مگر افسوس کہ مسلمان بجائے اس کے کہ وہ ان علوم وفنون کو مزید ترقی دیتے، ان پر سستی، کاہلی، غفلت و بے حسی کی کیفیت طاری ہوگئی اور تقریباً چار سے زیادہ صدیوں تک قائم رہی، یہ ایک ایسی مدت تھی جو کسی دیگر قوم کی بیداری کے لئے کافی تھی، لہٰذا اسلامی درس گاہوں کے تعلیم یافتہ مغربی نوجوان اٹھ کھڑے ہوئے، پہلے انہوں نے طاقت وقوت حاصل کی، پھر دنیا کی قیادت اپنے ہاتھ میں لینا شروع کی۔

یورپ کے اس جدید گروہ میں یوں تو مختلف مکاتب فکر اور مختلف نظریات و خیالات رکھنے والی قوموں، ملکوں کے افراد شامل تھے، لیکن اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے بغض و عداوت کے جذبہ نے انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا تھا۔ انہوں نے غفلت و کاہلی کے شکار اور اپنے تابناک ماضی سے فریب خوردہ ملت کی رگوں سے خون کا آخری قطرہ بھی نچوڑنا شروع کر دیا اور ان کے تمام اخلاقی اقدار و روایات کو پامال کرنے پر توجہ دی اور ایسی ایسی حرکتیں کیں جو محتاج بیان نہیں، صرف اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ مغرب کے دانشوروں نے اس پر بس نہیں کیا کہ مسلمانوں کی طاقت مفلوج کر دی بلکہ ان کی تمام کدو کاش اور کارناموں کی تصویر بگاڑ دینے پر اپنی ذہانت اور قلم کو پوری طرح استعمال کیا اور اسی طرح اب مختلف حیلوں اور بہانوں سے مسلمانوں کے اندر پیدا ہونے والی بیداری، خود اعتمادی، قیادت و سیادت کی اہلیت، ایمان و یقین اور عزت نفس و خودداری کے بڑھتے ہوئے رجحانات کو دبانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور اس بات پر اپنی محنت صرف کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر احساس عزت وحوصلہ اور ہمت کے جذبات کے ابھرنے کے امکانات کو کسی طرح دبا کر ان میں کمزوری وضعف، پسماندگی اور ذلت و رسوائی کے احساسات پیدا کر دیئے جائیں اور انہیں احساس کمتری کا شکار بنا دیا جائے اور بیداری، ماضی کے کارناموں پر فخر اور حصول شوکت وحکمت کے جذبات کی طرف سے ان کا دھیان بالکل ہٹا دیا جائے اور اگر مستقبل میں ترقی کی راہوں پر گامزن ہونے کا جذبہ ابھرے تو ان خیالات وافکار کے سہارے اور ان طریقوں کو اختیار

کرنے کے ساتھ جو اسلام اور مسلمانوں کے سلسلے میں مغرب کے حریفانہ اور رومن تہذیب وتمدن کے ساتھ قدردانی کے رہے ہیں، جن کے تحت ایک سفید فام شخص اصل انسان اور معزز ومکرم ہوتا ہے اور غیر سفید فام خاص طور سے سیاہ فام انسان کی حیثیت ایک پست درجہ کی مخلوق سے زیادہ نہیں، یورپ کے پرکھوں یعنی رومن تمدن کے زمانے کے یورپین قوموں کے اسلاف نے اپنے غلاموں کے ساتھ اسی طرح کا برتاؤ کیا اور موجودہ ''متمدن یورپ و امریکا'' میں اب بھی سیاہ فام انسانوں کے ساتھ کئے جانے والے سلوک میں اس کی جھلک ملتی ہے، انہیں ان کے اس مقصد سے ہٹادیا جائے۔

بہرحال یورپ نے اپنی موجودہ ترقی کے دور میں مسلمانوں کو فکری طور پر بے دست وپا کرنے کی کوششوں میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کی اور اس نے عملی طور پر مشرق کی قوموں کو جانوروں اور غلاموں کے ایک ریوڑ کی طرح چلادیا اور کبھی حیلوں بہانوں سے اور کبھی ظلم وجبر کے ساتھ اپنے مقاصد کی تکمیل میں ان سے کام لیا اور ان پر ہر طرح سے ظلم وستم اور آزمائش کے پہاڑ توڑے اور مشرقی ممالک خاص طور سے اسلامی ممالک کو اپنے ساتھ لگایا اور ان کی پیداواری صلاحیتوں اور دولت کے مختلف ذرائع سے پورا فائدہ اٹھایا اور اس طرح اپنے خزانوں کو بھرا اور اس سے اپنی قوم کو ترقی دینے میں پوری مدد لی۔ دوسری طرف یورپ نے علمی، تحقیقی میدانوں میں جدوجہد کرکے زیرزمین چھپی ہوئی قوتوں اور فطری علوم وفنون کو آشکارا کرنے میں بھی تگ ودو کی اور ان تمام چیزوں کو ترقی وعروج حاصل کرنے اور تہذیب وتمدن کو ترقی دینے کے لئے مسخر کیا۔

بلاشبہ پیٹرول اور بجلی کی قوت کا انکشاف، ٹیکنالوجی اور صنعت وحرفت کی ترقیات اور الیکٹرونک اور فضائی انکشافات وترقیات کے میدانوں میں انہوں نے ستاروں پر کمند ڈالنا شروع کیا، زیرزمین سینکڑوں راز ہائے سربستہ کو باہر نکالا اور ان سب اسباب کی بنا پر ایسا محسوس ہونے لگا کہ یورپ ہی ساری دنیا کا حاکم بن جائے گا اور باقی سب کی حیثیت جانوروں اور غلاموں سے زیادہ نہ ہوگی، لیکن فطرت کے ازلی قانون کے مطابق ہر قوم اپنی غفلت سے بیدار ہوتی ہے۔

لہٰذا مسلم ممالک نے بھی ہوش سنبھالنا شروع کردیا ہے اور علمی وتجرباتی میدان میں جو انکشافات ہوگئے ہیں وہ سب کی مشترک ملکیت بنتے جارہے ہیں اور مسلمانوں نے ماضی کے خطوط پر مستقبل کی راہیں تلاش کرنا شروع کردیا ہے۔ ظلم واستبداد اور اہانت کے خلاف ان کے اندر ردعمل پیدا ہوچکا ہے جس کی وجہ سے ان کی رگوں میں بیداری کی لہر دوڑنے لگی ہے۔

سامراجی عناصر کی جانب سے اس اسلامی بیداری کی لہر کو دبانے اور روکنے اور پسپا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے، جس کے نتیجے میں اسلامی بیداری اور مغربی قساوت کے درمیان کشمکش اور معرکہ آرائی میں اضافہ ہورہا ہے اور اس کے ردعمل کے طور پر پورا عالم آزمائشوں میں گھر گیا ہے، لیکن یہ آزمائشیں رائیگاں نہیں جائیں گی، یہ مسلمانوں کے اندر مزید طاقت اور قوت پیدا کررہی ہیں، جس کے اثر سے مغربی اقوام کی صفوں میں شکست خوردگی اور پسپائی کے آثار بھی ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں، یقیناً امت مسلمہ ابتلا وآزمائش کی اس بھٹی میں تپ کر کندن بن جائے گی:

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اُتنا ہی یہ اُبھرے گا، جتنا کہ دباؤ گے

مسلمانوں کی ترقی وعروج اور غلبہ کا وقت آپہنچا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی وہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرلیں گے اور عزت ووقار، قوت وشوکت کی اسی بلندی پر فائز ہوں گے جو ان کا طرۂ امتیاز رہ چکا ہے۔ ان کی تگ ودو پھر سے علم وحکمت کے خزانوں کو آشکار کرنے میں صرف ہوگی، وہ ایک بار خیر امت ہونے کا ثبوت اور سسکتی ہوئی انسانیت کو حیات جاوداں سے ہمکنار کریں گے اور ضلالت وگمراہی کی تاریکیوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو توحید کی روشنی دکھائیں گے۔

بالآخر دشمنان اسلام کو پسپائی اور اسلام کی شمع تمام آندھیوں اور طوفانوں کے باوجود تاباں وفرزاں رہے گی:

ہوا ہے گو تند وتیز لیکن، چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

فراغت کا غلط تخیل

جب ''فارغ'' کا لفظ آتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کا مفہوم سمجھنے میں لوگ غلطی کریں، دارالعلوم کو ایک ایسی تعلیمی مدت تو رکھنی ہی چاہئے تھی، جس مدت کو آپ طے کرتے اور اس مرحلے سے فارغ ہوتے، لیکن اس موقع پر جو اہم بات آپ سے کہنی ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ نے اس کا مفہوم یہ سمجھ لیا کہ ہم تعلیم سے فارغ ہوئے، اب ہمیں تعلیم وتربیت کی کوئی ضرورت نہیں، تو بلاکسی حجاب کے اور تردد کے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آپ نے کچھ بھی نہیں سیکھا اور آپ کا ادارہ اپنے مقصد میں بالکل ناکام ہے اور ہم لوگ بالکل ناکام ہیں، لیکن جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے ''فارغ'' ہونے کا یہ مفہوم نہیں سمجھا ہے بلکہ ''فارغ'' ہونے کا مفہوم آپ کے نزدیک بھی یہ ہے کہ آپ اس قابل ہوگئے کہ کتابوں کو ہاتھ لگاسکیں اور حسب ضرورت ان سے استفادہ کرسکیں، بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ کو اب علم کے حاصل کرنے کی کنجی دے دی گئی تو زیادہ صحیح ہوگا، آپ اس کنجی کے ذریعہ قفل کھول سکتے ہیں اور علم کے خزانے اپنے پاس جمع کرسکتے ہیں، آپ اس کنجی کو جتنا ہی استعمال کریں اسی قدر وہ کام دیتی چلی جائے گی۔ ﴿ملفوظ: علی میاںؒ﴾

تاریکی میں امید کی کرنیں

اُمید سے مشکلات سے گزرنا آسان ہوجاتا ہے، اُمید ہی صحرا کو باغ میں بدل دیتی ہے، کڑواہٹ کو شہد جیسی مٹھاس میں بدل دیتی ہے، چھوٹا اور تنگ گھر محل معلوم ہونے لگتا ہے اور کم مال میں بھی غنا اور راحت میسر آتی ہے، ورنہ ناامیدی اور یاسیت میں تو یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ اپنا جوتا اگر کاٹنے لگے اور تنگ محسوس ہو تو دنیا بھی تنگ لگنے لگتی ہے۔

خطبہ: الشیخ العلامۃ قاضی القضاۃ الشیخ صالح بن حمید
ترجمہ: مفتی مزمل حسین کپاڈیا

مندرجہ ذیل خطبہ عید الفطر کا ہے جو امام حرم علامہ الشیخ صالح بن حمید نے مسجد حرام میں یکم شوال المکرم ۱۴۳۲ھ کو بیان فرمایا۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، میں اللہ کی ایسی بڑائی بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں جیسا کہ اس کا حق ہے، میں اس کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی کوشش کرتا ہوں، تمام تر تعریفوں کا مستحق اللہ ہی ہے جس نے قدر دانی کے مستحق لوگوں کی قدر و منزلت کو بڑھایا، اللہ سب سے بڑا ہے جس نے تقدیر کے بدلتے ہوئے حالات کو نافذ فرمایا:

"اور تمہارا رب جو چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے اور (جو چاہتا ہے) پسند کرتا
ہے۔" (القصص:۶۸)

تمام تعریفوں کا مستحق اللہ ہی ہے جب تک فرمانبرداری کرنے والوں کی آنکھیں آنسو بہاتی رہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت بھی جب بندے نماز، روزے، صدقات اور دیگر عبادات کے ذریعے اس کی قربت حاصل کریں۔ تمام تعریفوں کا مستحق اللہ ہی ہے جس نے اپنی سخاوت کے خزانوں سے ہمیں اتنا دیا جسے ہم سمیٹ بھی نہیں سکتے، اللہ سب سے بڑا ہے جس نے ہمارے لئے شریعت کے احکامات کو مقرر فرمایا اور ان احکامات کو آسان کیا۔

میں اس پاک ذات کی تعریف بیان کرتا ہوں اور شکر ادا کرتا ہوں، اس کے حضور توبہ کرتا اور معافی مانگتا ہوں، کیوں کہ وہ بہت ہی کریم اور سخی ہے۔ وہ عبادت کئے جانے کا سب سے زیادہ حق دار، یاد کئے جانے کا سب سے زیادہ حق دار اور شکر ادا کئے جانے کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ فضل و احسان والا ہے، بھرپور اور بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے اور بڑی بڑی فضیلتوں سے نوازتا ہے۔

میں گواہ ہوں اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، عزت کئے جانے کا حق دار بھی اللہ، اس کے رسول اور مؤمنین ہیں۔ جب کہ ذلت، حقارت اور دھتکارے جانے کے مستحق کافر، فاجر اور مقابلے پر اتر آنے والے لوگ ہیں۔

میں گواہ ہوں اس بات کا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ انبیاء کرام کی پیدائش کا سلسلہ ختم کرنے والے، تمام رسولوں کے امام اور تمام جہانوں پر اللہ کی رحمت ہیں۔ درود و سلام اور برکتیں نازل فرمائے اللہ اُن پر اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد اور بیبیوں پر جو تمام مؤمنین کی مائیں ہیں اور اُن کے روشن و تاباں زندگیوں والے ساتھیوں پر جنہوں نے دین کو قائم کیا، اللہ کی راہ میں صبر و ضبط، خوف وخشیت اور اپنا احتساب کرتے ہوئے جہاد کرنے کا حق ادا کردیا۔ اور ان لوگوں پر بھی جو نہایت عمدہ طریقے سے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے رہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفوں کا مستحق اللہ ہی ہے، اللہ سب بڑوں سے بڑا ہے اور تمام تعریفوں کا مستحق اللہ ہی ہے، خواہ کتنی ہی زیادہ تعریفیں ہوں۔ وہی پاک و پاکیزہ ہے صبح ہو یا شام۔ درود و سلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے سردار اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اُن کی آل و اولاد پر اور ساتھیوں پر زیادہ سے زیادہ۔ اَمابعد!

اے لوگو! میں اپنے ساتھ ساتھ آپ سب کو بھی اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کرتا ہوں، اللہ سے ڈرتے رہو، اس کا کہنا مانو، اس کے احکامات کی عظمت کو سمجھو اور اس کی نافرمانی نہ کرو، کیوں کہ جو اللہ سے ڈرتا رہتا ہے، آئندہ پیش آنے والے مسائل میں وہ نہایت اچھے طریقے سے اللہ پر بھروسہ کرنے لگتا ہے، اللہ کی نعمتوں پر رضامندی کا اظہار کرتا ہے اور نہ ملنے والی نعمتوں پر نہایت عمدہ طریقے سے صبر کرتا ہے۔

اللہ سے ایسے ڈرنے کی کوشش کرو جیسے اُس سے ڈرنا چاہیے، اُس کی پسندیدہ اور منتخب باتوں پر عمل

کر کے اس کی قربت حاصل کرو، تقویٰ کے لباس سے زینت اختیار کرو، کیوں کہ یہ لباس اللہ تعالیٰ اسی کو پہناتے ہیں جو اُن کے دربار میں کامیاب ہونے والا ہوتا ہے۔ اس دن کی تیاری کرلو جس دن سب لوگوں کو اس کے دربار میں ننگے بدن اور ننگے پیر حاضر ہونا ہے۔ ہر شخص اپنے کیے اعمال کو دیکھ لے گا:

"اُس دن تمہاری پیشی اس طرح ہوگی کہ تمہاری کوئی چھپی ہوئی چیز چھپی نہیں رہے گی۔" (الحاقۃ:۱۸)

اللہ سب سے بڑا ہے، ہر قسم کی تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے۔

اے مسلمانو!

عید کی مبارک باد قبول کیجئے! اللہ تعالیٰ آپ کے روزے، تراویح، نمازیں، صدقات اور دیگر تمام عبادات قبول فرمائے۔ جیسے آپ اپنے روزے سے خوش تھے، اسی طرح عید الفطر کی بھی خوشی منایئے، کیوں کہ آپ جانتے ہیں کہ روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں: ایک تو افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا، رب کی فرمانبرداری کرلی، روزے رکھے، تلاوت کی، صدقے دیئے، ان سب کی مبارک باد قبول فرمایئے اور اللہ کے حکم سے فضیلت اور کامیابی کی خوش خبری بھی قبول فرمایئے۔

خوش رہیے، مزے کیجئے، نیک بنیے۔ اپنے اردگرد ماحول میں بھی خوشی و فرحت کو عام کیجئے، ہر مسلمان کا حق ہے کہ عید الفطر کے دن (جو خوشی اور فرحت کا دن ہے) خوشی منائے، اچھی اچھی باتیں کہیں اور سنیں، ایسی خواہشات اور تمناؤں کا اظہار کریں جو ان کے دین اور امت مسلمہ کے روشن مستقبل کی ضامن ہوں۔

بعض پُر اُمید لوگ کہتے ہیں (اللہ ان کے ساتھ بہترین معاملہ فرمائے): آج مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف مصیبتوں اور آزمائشوں کا دور دورہ ہے، تباہی عام ہے، ہر ملک، ہر شہر میں بیواؤں اور مقتولوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، ہر طرف آنسو اور چیخ و پکار سنائی دیتی ہے، ہر طرف گرفتاریاں اور ٹھوکریں، ذلت و حقارت، جدائی اور دوری کی تصویریں ہیں، ہر طرف مسلمانوں کا خون و اعضاء بکھرے پڑے ہیں، دشمن کا تسلط اس کے علاوہ، گویا دیکھنے والے کو ہم مسلمانوں کے خون کے علاوہ کسی کا خون نہ دکھائی دے گا، مسلمان زخمیوں کے علاوہ کوئی زخمی دکھائی نہ دے گا، آنکھیں پتھرا گئیں، دل حلق میں آچکے اور لوگ اللہ تعالیٰ سے امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔

لوگ بے اختیار پوچھنے لگتے ہیں: کہ ان صدموں کے بعد بھی کوئی خوشی ملے گی؟ ان مصائب سے نکلنے کا بھی کوئی راستہ ملے گا؟ ایسے دردناک حالات کے بعد بھی کوئی اچھی امید رکھی جاسکتی ہے؟ وقت کے اس الٹ پھیر میں آزمائشوں اور مصائب کے علاوہ مسلمانوں کو کوئی اجتماعی خوشی بھی ملے گی؟ اصلاح و ہدایت کا نور کبھی دکھائی بھی دے گا یا نہیں؟

اپنی عید کو خوشی اور اعزاز کا باعث سمجھنے والا اور اپنے رب سے حسن ظن رکھنے والا شخص جواب دیتا ہے: ہاں! ہاں! آپ سب کو عید مبارک ہو۔ خوشیاں مبارک ہوں، خوشیوں کے مواقع مبارک ہوں، پریشان کن حالات میں ہی خوشیوں اور خوشحالی کے انتظار کا موقع ملتا ہے، پریشان کن حالات اور مصائب میں ہی اللہ سے حسن ظن رکھنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اب وہ جو چاہے مجھ سے گمان رکھے۔"

اور مؤمنین کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں، جب انہوں نے (دشمن کے) لشکروں کو دیکھا تھا تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ: "یہ وہی بات ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔" اور اس واقعے نے ان کے ایمان اور تابع داری کے جذبے میں اور اضافہ کردیا تھا۔" (الاحزاب:۲۲)

اور فرمایا:

"اور تم نے بُرے بُرے گمان کئے تھے، اور تم ایسے لوگ بن گئے تھے جنہیں برباد ہونا تھا۔" (الفتح:۱۲)

ایک اور جگہ فرمایا:

"اپنے پروردگار کے بارے میں تمہارا یہی گمان تھا جس نے تمہیں برباد کیا، اور اسی کے نتیجے میں تم ان لوگوں میں شامل ہوگئے جو سراسر خسارے میں ہیں۔" (حم السجدۃ:۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کسی مؤمن بندے کو اللہ سے حسن ظن سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! بندہ اللہ سے جو گمان رکھتا ہے، اللہ اس کو اس کے گمان کے مطابق عطا فرماتے ہیں اور یہ اس لئے ہے کیوں کہ ہر قسم کی خیر اور بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے۔"

ایک حدیث میں ہے: "جب تم میں سے کسی کو کوئی ضرورت درپیش ہو، تو اللہ سے خوب زیادہ زیادہ مانگا کرو، کیوں کہ بندہ تو اللہ سے ہی مانگتا ہے۔"

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے جب تک رحم و کرم کی فضائیں

رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل ہوتی رہیں اور اللہ اس وقت بھی سب سے بڑا ہے جب تک نمازی نماز پڑھتا رہے اور درود وسلام بھیجنے والے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن وسنت کی روشنی میں درود وسلام بھیجتا رہے۔صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے بندو!

ہماری اس امتِ مسلمہ کو دیگر امتوں کے لئے گواہ بنایا گیا ہے،لہٰذا جب تک گواہی کی ضرورت باقی رہے گی ہماری اس امت کی یہ حیثیت بھی باقی رہے گی اور چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی آخری ہے اس لئے یہ بھی اب اس وقت تک باقی رہے گی جب تک وقت کی الٹ پھیر باقی رہے گی، اب کوئی اور نبی پیدا نہ ہوگا،البتہ یہ ضرور ہے کہ امتِ مسلمہ کی تاریخ میں ہزاروں ، بلکہ لاکھوں برگزیدہ شخصیات پیدا ہوتی رہی ہیں اور اللہ کے حکم سے قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے۔

اسی طرح ہر روز نت نئے پیش آنے والے اچھے اور برے حوادث و واقعات ، اچھی اور بری صورتیں اور حالات، جو لوگ ان حالات وواقعات کا سبب بنتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی مضبوط پناہ گاہوں میں محفوظ رہیں گے، حالاں کہ جب ان کا وقت آپہنچتا ہے تو ان کو ایسے پکڑتا ہے جیسے کبھی انہوں نے سوچا بھی نہ ہوگا، تدبیریں الٹ جاتی ہیں اور راستے بند ہوجاتے ہیں۔

حالاں کہ یہی میل ملاپ کے طریقے اور مواقع ہیں،ان ہی مواقع سے ہم عبرت حاصل کر سکتے ہیں، دروازے کھلے ہیں اور سمجھدار کے لئے اسباب ومواقع موجود ہیں۔

دنیا بھر کے مسلمانو!

عیدالفطر کے اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے اچھی امیدیں اور اچھے گمان رکھیے، کیوں کہ جیسے جیسے چیلنجز سامنے آتے رہتے ہیں یقین کی قوت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے،اچھائی اور خوب صورتی اچھے اور خوبصورت لوگوں کو ہی دکھائی دیتی ہے،جس شخص کے اپنے اندر اچھائی اور خوبی نہ ہوگی ، اسے معاشرے میں بھی اچھائی اور خوبی نہ دکھائی دے گی،کائنات کی حدود اتنی ہی نہیں جتنی آپ کو دکھائی دیتی ہیں، بلکہ کائنات تو آپ کے دل ودماغ اور سوچ وفکر میں سمائی ہوئی ہے۔

اس لئے اپنے آنسو پونچھ ڈالئے،اپنی ٹوٹ پھوٹ کو سنبھالئے اور اپنا سر اونچا کر لیجیے،کیوں کہ فتح ونصرت تو صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے،پریشانی کے بعد ہی راحت اور چین نصیب ہوتا ہے اور ہر مشکل کے بعد ہی آسانی آتی ہے۔

ایک مرتبہ معافی بن سلیمان اپنے ایک شاگرد کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ ان کا شاگرد اُن کی طرف متوجہ ہوا اور تیوری چڑھا کر ناگوار انداز میں بولا: آج سردی کتنی زیادہ ہے؟ معافی نے اس سے پوچھا: کیا تم نے سردی سے بچاؤ کا انتظام کرلیا؟ اس نے جواب دیا:نہیں۔معافی نے کہا:تو تمہیں سردی کی برائی کرنے سے کیا حاصل ہوا؟ اگر تم اللہ کو یاد کر لیتے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا۔

شکست خوردہ تو وہی ہوگا جسے تم نے خود شکست دی ہو، جو شخص یہ کہتا ہے کہ لوگ برباد ہوگئے ، وہی سب سے زیادہ تباہ و برباد ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے دین نے ہمیں پُر اُمید رہنے اور نیک شگون لینے کا حکم دیا ہے اور نا اُمیدی، یاسیت اور بدشگونی سے منع فرمایا ہے، بلکہ ہمارے نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پُر اُمید رہنا اور نیک شگون لینا پسند تھا۔اگر کوئی شخص کسی کو"یا نجیح (کامیاب)،یا اے راشد(ہدایت یافتہ)"کہہ کر پکارتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگتا۔کیوں کہ انسان جب بھی پُر اُمید ہوتا ہے خوشی اور فرحت محسوس کرتا ہے، جو کام اس کے سپرد کیا جائے نہایت خوش دلی سے انجام دیتا ہے، امیدوں اور کامیابیوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں اور زندگی رواں دواں ہوجاتی ہے۔

شارح بخاری شیخ ابن بطال فرماتے ہیں: جس طرح انسان کی فطرت میں خوش گوار مناظر کو دیکھ کر فرحت محسوس کرنا، ٹھنڈے میٹھے پانی کو صرف دیکھ کر ہی خوشی محسوس کرنا پایا جاتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں اچھی باتوں کی محبت ، پسندیدگی اور مانوسیت ودیعت فرمادی ہے۔

انسان اچھے حلیئے، شکل وصورت، خوبصورت اور وسیع مقامات اور خوش گوار مناظر کو دیکھ کر فرحت و انبساط محسوس کرتا ہے، اسی طرح پُر اُمیدی کی کیفیت اور نیک شگون لینا بھی دراصل اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنے اور گہرے تعلق کی علامت ہے، اُمید دستیاب اسباب و مواقع سے فائدہ اٹھا کر خواہشات و ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے، عزم میں پختگی آتی ہے، انسان جدوجہد کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہے اور کامیابی آسان ہوجاتی ہے۔

اُمید سے مشکلات سے گزرنا آسان ہوجاتا ہے، اُمید ہی صحرا کو باغ میں بدل دیتی ہے، کڑواہٹ کو شہد جیسی مٹھاس میں بدل دیتی ہے، چھوٹا اور تنگ گھر محل معلوم ہونے لگتا ہے اور کم مال میں بھی غنا اور راحت میسر آتی ہے، ورنہ نا امیدی اور یاسیت میں تو یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ اپنا جوتا اگر کاٹنے لگے اور تنگ محسوس ہو تو دنیا بھی تنگ لگنے لگتی ہے۔

پُر اُمید شخص اگر گر بھی جائے تو اس نے کھڑا تو ہو ہی جانا ہے، اگر اسے شکست کا سامنا کرنا بھی پڑے تو مدد بھی اسی کی کی جاتی ہے، اگر سو بھی جائے تو جاگتا بھی ہے اور بیدار بھی ہوتا ہی ہے، جو کوشش کرتا ہے وہ پالیتا ہے جو بوتا ہے وہ کاٹ لیتا ہے۔

مصائب وآفات سے پُراُمید لوگوں کے قدم لڑکھڑاتے ہیں اور نہ ہی حزن وملال سے ان کے عزم کی پختگی میں کمی آتی ہے اور نہ حادثات سے ان کا ایمان کمزور ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

"بعض لوگ خیر کی چابی اور شر کا تالا ہوتے ہیں اور بعض لوگ شر کی چابی اور خیر کا تالا ہوتے ہیں، آخرت میں کامیابی کی خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھ میں اللہ نے خیر کی چابیاں رکھی ہیں اور تباہی و بربادی کی خبر ہے ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھ میں اللہ نے شر کی چابیاں رکھی ہیں۔" (ابن ماجہ)

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی صلاحیتیں ہی آپ کے پیش آمدہ مسائل کا حل ہیں، انسان کا دل ایک کمرے کی مانند ہے چاہے تو کھڑکیاں اور روشن دان وغیرہ کھول دے اور روشنی، ہوا اور پرکیف ماحول سے لطف اندوز ہو اور چاہے تو تمام کھڑکیاں دروازے بند کردے اور تاریکیوں میں پڑا رہے۔

حکماء کہتے ہیں: انسان کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات اُس کی سوچوں کا عکس ہوتے ہیں۔ زندگی میں پیش آنے والے مصائب وآلام لوگوں کی ہمت کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، جہاں ہمت پست ہو وہاں مصائب زیادہ لگتے ہیں اور جہاں ہمت عالی ہو وہاں مصائب پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے، انسان خود تو بوڑھا ہو جاتا ہے، لیکن ہمت جوان رہتی ہے۔

لہٰذا اپنے نفس (دل) کا خیال رکھیے یہی دنیا میں سب سے زیادہ خوب صورت مخلوق ہے، جو لوگ خود اپنے حالات نہیں بدل سکتے وہ اپنے اردگرد موجود افراد و حالات کو کیسے بدل سکتے ہیں؟ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کو دیکھ پریشان ہونے والے تو آپ کو بہت دکھائی دیں گے، لیکن خود اپنی ذات میں تبدیلی کی فکر کرنے والے بہت کم ہوں گے۔ قرآن کریم میں ہے:

"یقین جانو کہ اللہ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات میں تبدیلی نہ لے آئے۔"
(الرعد:۱۱)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت بھی جب لوگ ان پاکیزہ ومقدس مقامات کی طرف روانہ ہوتے رہیں گے اور اللہ کی تمام پوشیدہ اور ظاہری نعمتیں ان کو ملتی رہیں گی۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت بھی جب آنے والوں کے قدم مسجد نبوی کی زیارت کے لئے اٹھتے رہیں گے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

اے خوشیاں منانے والے دنیا بھر کے مسلمانو! مزید وضاحت، خوشی اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کے لئے مزید غور فرمائیے:

اُمید کے سائے میں رہنے والا حل پر نظر رکھتا ہے، جب کہ اندیشوں کے اندھیروں میں رہنے والا مشکلات میں ہی بھٹکتا رہتا ہے، پُراُمید شخص مستقل جدوجہد میں لگا رہتا ہے اور وہ ناکامی اور نقصان کا تصور نہیں کرتا، پُراُمید شخص زندگی کو اپنا اور دوسروں کا حق سمجھتا ہے۔

اور اندیشوں میں گھرا ہوا شخص اپنی ذات کے لئے جلاّد (قاتل) بنا ہوتا ہے، وہ دوسروں کو اپنے سے زیادہ خوش قسمت سمجھتا ہے اور پھر اُن دوسروں سے زیادہ خوش قسمت بننے کی تگ ودو میں مصروف ہو جاتا ہے تو ایسے شخص کے حق میں خوش قسمتی اور خوش بختی آتی ہے، (تو بھلا ایسا آدمی بھی کامیاب ہو سکتا ہے؟)

نیک شگون کا حامل پُراُمید شخص ایسی روشنی دیکھ لیتا ہے جو دوسروں کو نظر نہیں آتی، جب کہ بدشگون اور اندیشوں میں گھرا شخص سامنے نظر آنے والی روشنی سے آنکھیں موند لیتا ہے، پُراُمید شخص اپنے ماضی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے حال کا بہادری سے مقابلہ کرتا ہے اور مستقبل کے لئے پُرعزم رہتا ہے، بدشگون اپنے ماضی میں ہی مقید رہتے ہوئے اپنے حال کو برباد کرتا اور اپنے مستقبل کے متعلق غمگین اور اندیشوں میں مبتلا رہتا ہے۔ نیک شگون اور پُراُمید اپنی کوتاہیوں پر کھلے دل سے معذرت طلب کرتے ہوئے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی نیت کی سلامتی کے لئے راستے تلاش کرتا ہے۔ بدشگون عیوب کا رونا روتا رہتا ہے اور اپنی باطنی ظلمت کی وجہ سے اپنی ذات کو تنگیوں کی آماجگاہ بنائے رکھتا ہے۔ بدشگون شخص دنیا کی ہر مصیبت اپنے اوپر آئی ہوئی سمجھتا ہے، وہ پیٹ بھرا ہونے کے باوجود بھوکا اور غنی ہونے کے باوجود فقیر رہتا ہے:

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا، ہر بات جاننے والا ہے۔" (البقرۃ:۲۶۸)

بدشگون گزری ہوئی نعمتوں کی یاد میں کھویا رہتا ہے اور موجودہ نعمتوں سے آنکھیں بند کئے رہتا ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت بھی جب تک مسلمان ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے رہیں اور اس پر رونق عید سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس وقت تک بھی جب تک زائرین، حاجی اور ان مقدس مقامات کو آباد کرنے والے ان مقدس مقامات کی طرف متوجہ ہوتے رہیں گے۔

(جاری ہے)

اسلامی معاشرت وتہذیب اور ترک دنیا

مولانا ابوعمران اشرف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جو (مال) ہم کو خدا نے عطا فرمایا ہے، اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کیجئے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلایئے اور جیسی خدا نے تم سے بھلائی کی ہے (ویسی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو اور ملک میں طالب فساد نہ ہو، کیونکہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

(سورۃ القصص)

ایک غلط فہمی:

اس آیت کا انتخاب میں نے اس لئے کیا کہ آج ایک بہت بڑی غلط فہمی اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں میں بھی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور اس غلط فہمی کا مداوا اور اس کا ازالہ قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے۔ غلط فہمی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آج کی اس دنیا میں دین کے مطابق زندگی گزارنا چاہے اور اسلام کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرنا چاہے تو اسے دنیا چھوڑنی ہوگی، دنیا کا عیش وآرام، دنیا کی آسائش چھوڑنی ہوگی اور دنیا کے مال واسباب کو ترک کئے بغیر اور اس سے قطع نظر کئے بغیر اس دنیا میں اسلام کے مطابق اور دین کے مطابق زندگی نہیں گزاری جاسکتی، اور اس غلط فہمی کا منشاء درحقیقت یہ ہے کہ ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اسلام نے دنیا کے بارے میں کیا تصور پیش کیا ہے؟ کہ یہ دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا کے مال واسباب، اس کے عیش وآرام کی حقیقت کیا ہے؟ کس حد تک اسے اختیار کیا جاسکتا ہے؟ اور کس حد تک اس سے اجتناب ضروری ہے؟ یہ بات ذہنوں میں پوری طرح واضح نہیں ہے۔

قرآن وحدیث میں دنیا کی مذمت:

ذہنوں میں یہ تھوڑی سی الجھن اس لئے بھی پیدا ہوتی ہے کہ یہ جملے کثرت سے کانوں میں پڑتے رہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں دنیا کی مذمت کی گئی ہے، ایک روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ایک مردار جانور کی طرح ہے اور اس کے پیچھے لگنے والے کتوں کی طرح ہیں۔''

اس حدیث کو اگرچہ بعض علماء کرام نے لفظاً موضوع کہا ہے، لیکن ایک مقولے کے اعتبار سے اس کو صحیح تسلیم کیا گیا ہے۔ تو دنیا کو مردار قرار دیا گیا اور اس کے طلب گار کو کتے قرار دیا گیا، اسی طرح قرآن کریم میں فرمایا گیا: ''یہ دنیا کی زندگی دھوکے کا سامان ہے۔'' قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرمایا گیا:

''تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک فتنہ ہے، ایک آزمائش ہے۔''

ایک طرف تو قرآن وحدیث کے یہ ارشادات ہمارے سامنے آتے ہیں، جس میں دنیا کی بُرائی بیان کی گئی ہے، اس یکطرفہ صورتحال کو دیکھ کر بعض اوقات دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسلمان بننا ہے تو دنیا کو بالکل چھوڑنا ہوگا۔

دنیا کی فضیلت اور اچھائی:

لیکن دوسری طرف آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مال کو بعض جگہ ''فضل اللہ'' قرار دیا، تجارت کے بارے میں فرمایا گیا۔ تجارت کے ذریعے اللہ کے فضل کو تلاش کرتا ہے، چنانچہ سورۂ جمعہ میں جہاں جمعہ کی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی کے بعد آگے ارشاد فرمایا: ''جب جمعہ کی نماز ختم ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو۔'' تو مال اور تجارت کو اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا ہے۔ اسی طرح بعض جگہ قرآن کریم نے مال کو ''خیر'' یعنی بھلائی قرار دیا، اور یہ دعا تو ہم اور آپ سب پڑھتے رہتے ہیں۔

''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرمایئے۔''

تو بعض اوقات ذہن میں یہ الجھن پیدا ہوتی ہے کہ ایک طرف تو اتنی بُرائی بیان کی جارہی ہے کہ اس کو مردار کہا جارہا ہے۔ اس کے طلب گاروں کو کتا کہا جارہا ہے، اور دوسری طرف اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا جارہا ہے، خیر کہا جارہا ہے۔ اس کی اچھائی بیان کی جارہی ہے تو ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

آخرت کے لئے دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہیں:

واقعہ یوں ہے کہ قرآن وحدیث کو صحیح طریقے سے پڑھنے کے بعد جو صورت حال واضح ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ نہیں چاہتے کہ ہم دنیا کو چھوڑ کر بیٹھ

جائیں' عیسائی مذہب میں تو اس وقت تک اللہ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا تھا جب تک انسان بیوی بچوں اور گھربار اور کاروبار کو چھوڑ کر نہ بیٹھ جائے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات ہمیں عطا فرمائیں، اس میں یہ کہیں نہیں کہا کہ تم دنیا کو چھوڑ دو، کمائی نہ کرو، تجارت نہ کرو، مال حاصل نہ کرو، مکان نہ بناؤ، بیوی بچوں کے ساتھ ہنسو بولو نہیں، کھانا نہ کھاؤ، اس قسم کا کوئی حکم شریعت محمدیہ میں موجود نہیں، ہاں! یہ ضرور کہا گیا ہے کہ یہ دنیا تمہاری آخری منزل نہیں، یہ تمہاری زندگی کا آخری مقصد نہیں، یہ سمجھنا غلط ہے کہ ہماری جو کچھ کارروائی ہے وہ صرف اسی دنیا سے متعلق ہے، اس سے آگے ہمیں کچھ نہیں سوچنا ہے اور نہ کچھ کرنا ہے، بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ دنیا درحقیقت اس لئے ہے تاکہ تم اس میں رہ کر اپنی آنے والی ابدی زندگی یعنی آخرت کی زندگی کے لئے کچھ تیاری کرلو اور آخرت کو فراموش کئے بغیر اس دنیا کو اس طرح استعمال کرو، کہ اس میں تمہاری دنیاوی ضروریات بھی پوری ہوں اور ساتھ ساتھ آخرت کی جو زندگی آنے والی ہے، اس کی بھلائی بھی تمہارے پیش نظر ہو۔

موت سے کسی کو بھی انکار نہیں:

یہ تو ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے جس سے کوئی بد سے بدتر کافر بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ہر انسان کو ایک دن مرنا ہے، موت آنی ہے، یہ وہ حقیقت ہے جس سے آج تک کوئی شخص انکار نہیں کرسکا، یہاں تک کہ لوگوں نے خدا کا انکار کردیا، لیکن موت کا منکر آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا، کسی نے یہ نہیں کہا مجھے موت نہیں آئے گی، میں ہمیشہ زندہ رہوں گا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ کسی کو نہیں معلوم کہ کس کی موت کب آئے گی؟ بڑے سے بڑا سائنس دان، بڑے سے بڑا ڈاکٹر، بڑے سے بڑا سرمایہ دار، بڑے سے بڑا فلسفی، وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ میری موت کب آئے گی۔

اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے:

اور تیسری بات یہ کہ مرنے کے بعد کیا ہونا ہے؟ آج تک کوئی سائنس، کوئی فلسفہ، کوئی ایسا علم ایجاد نہیں ہوا جو انسان کو براہ راست یہ بتا سکے کہ مرنے کے بعد کیا حالات پیش آتے ہیں، آج مغرب کی دنیا یہ تو تسلیم کررہی ہے کہ کچھ ایسے اندازے معلوم ہوتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی کوئی زندگی ہے، اس نتیجے تک وہ پہنچ رہے ہیں، لیکن اس کے حالات کیا ہیں؟ اس میں انسان کا کیا حشر بنے گا؟ اس کی تفصیلات دنیا کی کوئی سائنس نہیں بتا سکی۔ جب یہ بات طے ہے کہ مرنا ہے، ہوسکتا ہے کہ کل ہی مرجائیں اور یہ بھی طے ہے کہ مرنے کے بعد آنے والی زندگی کے حالات کا براہ راست مجھے علم نہیں، ہاں! ایک کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ایمان لایا ہوں اور "محمد رسول اللہ" کے معنی یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے ذریعے جو بھی خبر لے کر آئے ہیں، وہ سچی بات ہے، اس میں جھوٹ کا کوئی امکان نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اصل زندگی وہ ہے جو مرنے کے بعد شروع ہونے والی ہے اور یہ موجودہ زندگی ایک حد پر جاکر ختم ہوجائے گی اور وہ زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں، ابدی ہے، لامتناہی ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

اسلام کا پیغام:

تو اسلام کا پیغام یہ ہے کہ دنیا میں ضرور رہو، اور دنیا کی چیزوں سے ضرور فائدہ اٹھاؤ، دنیا سے لطف اندوز بھی ہوں، لیکن ساتھ ساتھ اس دنیا کو آخری مشن اور آخری منزل نہ سمجھو۔

دنیا کی خوبصورت مثال:

مولانا رومیؒ نے دنیا کے بارے میں ایک خوبصورت مثال دی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اگر یہ بات ذہن میں ہو تو دنیا کے بارے میں کبھی غلط فہمی پیدا نہ ہو، وہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی مثال پانی جیسی ہے اور انسان کی مثال کشتی جیسی ہے، اگر ایک کشتی آپ پانی کے بغیر چلانا چاہیں، تو وہ کشتی نہیں چل سکتی، کوئی کشتی ایسی نہیں ہے جو پانی کے بغیر چل سکتی ہو، پانی کشتی کے لئے ناگزیر ہے، اسی طرح انسان دنیا کے مال و اسباب کے بغیر اور کھائے کمائے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، لیکن آگے فرماتے ہیں کہ یہ پانی اس وقت تک کشتی کے لئے فائدہ مند ہے جب تک کہ وہ کشتی کے اردگرد اور نیچے ہو، لیکن اگر یہ پانی کشتی کے اندر گھس آئے، تو وہ کشتی کے لئے فائدہ مند ہونے کے بجائے، کشتی کو ڈبو دے گا تو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی مثال ایسی ہے کہ وہ جب تک انسان کے اردگرد ہے، چاروں طرف ہے اور انسان اس سے اپنی ضروریات پوری کررہا ہے، کھا رہا ہے، پی رہا ہے، کما رہا ہے، اس وقت تک وہ اس کے لئے بہترین سرمایہ زندگی ہے اور وہ خیر ہے اور "فضل اللہ" ہے، لیکن جس روز یہ دنیا اردگرد سے ہٹ کر دل کی کشتی میں اس طرح داخل ہوگئی کہ ہر وقت اس کی محبت کی فکر، اس کا خیال اس طرح اس کے دل و دماغ پر چھا گیا کہ بس اب اس کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا، اس کے سوا کوئی خیال نہیں آتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ دنیا تمہیں تباہ کررہی ہے، پھر یہ دنیا "متاع الغرور" ہے پھر یہ دنیا "فتنہ" ہے یہ دنیا مردار ہے اور اس کے طلبگار کتے ہیں جو اس دنیا کو اپنے اردگرد سے ہٹا کر اپنے دل کی کشتی میں سوار کرلیں۔ (مفتاح العلوم مثنوی مولانا روم)

دنیا آخرت کے لئے ایک سیڑھی ہے:

درحقیقت ایک مسلمان کے لئے پیغام یہ ہے کہ دنیا میں رہو، دنیا کو برتو، دنیا کو استعمال کرو، لیکن فرق صرف زاویہ نگاہ کا ہے، اگر تم دنیا کو اس لئے استعمال کررہے ہو کہ یہ آخرت کی منزل کے لئے ایک سیڑھی ہے، تو یہ دنیا تمہارے لئے خیر ہے اور یہ اللہ کا

فضل ہے جس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر دنیا کو اس نیت سے استعمال کر رہے ہو کہ یہ تمہاری آخری منزل ہے اور بس اس کی بھلائی، بھلائی ہے اور اس کی اچھائی، اچھائی ہے اور اس سے آگے کوئی چیز نہیں تو پھر یہ دنیا تمہارے لئے ہلاکت کا سامان ہے۔

دنیا دین بن جاتی ہے:

یہ دونوں باتیں اپنی جگہ صحیح ہیں کہ یہ دنیا مردار ہے، جب کہ اس کی محبت اور اس کا خیال دل و دماغ پر اس طرح چھا جائے کہ صبح سے لے کر شام تک دنیا کے سوا کوئی خیال نہ آئے، لیکن اس دنیا کو اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرے تو پھر یہ دنیا بھی انسان کے لئے دنیا نہیں رہتی بلکہ دین بن جاتی ہے اور اجر و ثواب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

قارون کو نصیحت:

اور دنیا کو کیسے دین بنایا جاتا ہے؟ اس کا طریقہ قرآن کریم نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے جو میں نے اوپر بیان کی ہے، یہ سورۃ قصص کی آیت ہے اور اس میں قارون کا ذکر ہے، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بہت بڑا سرمایہ دار تھا اور قرآن کریم نے فرمایا کہ اس کے اتنے خزانے تھے کہ: "... اس زمانے میں دولت خزانوں میں رکھی جاتی تھی، اور بڑے موٹے بھاری قسم کے تالے ہوا کرتے تھے اور چابیاں بھی بہت لمبی چوڑی ہوتی تھیں" اس کے خزانوں کی چابیاں اٹھانے کے لئے پوری جماعت درکار ہوتی تھی، ایک آدمی اس کے خزانوں کی چابیاں نہیں اٹھا سکتا تھا، اتنا بڑا سرمایہ دار تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو جو نصیحت اور پیغام دیا گیا تھا وہ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے، اس نصیحت میں قارون سے یہ نہیں کہا گیا کہ تم اپنے اس سارے خزانوں سے دست بردار ہو جاؤ، یا اپنا مال و دولت آگ میں پھینک دو، بلکہ اس کو یہ نصیحت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ مال و دولت روپیہ پیسہ عزت شہرت، مکان، سواریاں، نوکر چاکر جو کچھ بھی دیا ہے، اس سے اپنے آخرت کے گھر کی بھلائی طلب کرو، اس سے اپنی آخرت بناؤ، یہ جو فرمایا کہ: "جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے" اس سے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ ایک انسان خواہ کتنا ماہر ہو، کتنا ذہین ہو، کتنا تجربہ کار ہو، لیکن جو کچھ وہ کماتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور قارون کہتا تھا:

"میرے پاس جو علم جو ذہانت اور تجربہ ہے، اس کی بدولت مجھے یہ ساری دولت حاصل ہوئی ہے۔" (القصص:۷۸)

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ: "جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ اللہ کی عطا ہے۔" اس دنیا میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو بڑے ذہین ہیں، مگر بازاروں میں جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ ایک تو اس بات کا استحضار کرو کہ جو کچھ مال ہے، خواہ وہ روپیہ پیسہ کی شکل میں ہو، سامان تجارت کی شکل میں ہو، مکان کی شکل میں ہو، یہ سب اللہ کی عطا ہے۔

کیا سارا مال صدقہ کر دیا جائے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو کچھ ہمارے پاس مال ہے، وہ سارا کا سارا صدقہ کر دیں؟ اس لئے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مال کو آخرت کے لئے استعمال کرنے کے معنی صرف یہ ہیں کہ جو کچھ بھی مال ہے وہ صدقہ کر دیا جائے، لیکن قرآن کریم نے اگلے جملے میں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

"دنیا میں جتنا حصہ تمہیں ملنا ہے اور جو تمہارا حق ہے، اس کو مت بھولو اور اس سے دست بردار مت ہو جاؤ، بلکہ اس کو اپنے پاس رکھو، لیکن اس مال کے ساتھ یہ معاملہ کرو۔"

جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا کہ تم کو یہ مال عطا فرمایا، اسی طرح تم بھی دوسروں کے ساتھ احسان کرو، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرو اور آگے فرمایا کہ اور اس مال کو زمین میں فساد اور بگاڑ پھیلانے کے لئے استعمال مت کرو۔

زمین میں فساد کا سبب:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن کاموں کو حرام اور ناجائز قرار دے دیا، اس کو انجام دینے سے قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق زمین میں فساد پھیلتا ہے، مال حاصل کرنے کے جس طریقے کو اللہ تعالیٰ نے ناجائز بتادیا، اگر وہ طریقہ استعمال کرو گے تو زمین میں فساد پھیلے گا، مثلاً چوری کر کے مال حاصل کرنا، ڈاکا ڈال کر مال حاصل کرنا حرام ہے، کوئی شخص اگر یہ طریقہ اختیار کرے گا تو زمین میں فساد پھیلے گا، کوئی شخص دوسرے کا حق مار کر اور دوسرے کو دھوکا اور فریب دے کر مال حاصل کرے گا تو اس سے زمین میں فساد پھیلے گا اور سود کے ذریعہ اور قمار کے ذریعہ یا اور دوسرے حرام طریقوں سے مال حاصل کرے گا تو وہ سب فساد فی الارض میں داخل ہوگا۔ ہم سب سے قرآن کریم کا مطالبہ یہ ہے کہ مال کو حاصل کرتے وقت اس بات پر دھیان رکھیں کہ مال حاصل کرنے کا یہ طریقہ حلال ہے یا حرام، اگر وہ حرام ہے تو پھر چاہے وہ کتنی بھی بڑی دولت کیوں نہ ہو اس کو ٹھکرا دو اور اگر حلال ہے تو اس کو اختیار کرو۔

دولت سے راحت نہیں خریدی جاسکتی:

یاد رکھئے! مال اپنی ذات میں کوئی نفع دینے والی چیز نہیں، بھوک کے وقت ان پیسوں کو کوئی نہیں کھاتا، پیاس لگے تو اس کے ذریعے پیاس نہیں بجھا سکتے لیکن انسان کو راحت پہنچانے کا ایک ذریعہ

ہے اور راحت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا ہے، حرام طریقوں سے مال حاصل کرکے اگر تم نے بہت بینک بیلنس بڑھالیا اور بہت خزانے بھر لئے، لیکن اس کے ذریعہ راحت حاصل ہونا کوئی ضروری نہیں، بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ حرام دولت کے انبار جمع ہوگئے، لیکن راحت حاصل نہ ہوسکی، رات کو اس وقت تک نیند نہیں آتی جب تک نیند کی گولیاں نہ کھائے، مال و دولت، مل، فیکٹری، سامان تجارت، نوکر چاکر سب کچھ ہے، لیکن جب کھانے کے لئے دسترخوان پر بیٹھا تو بھوک نہیں لگتی اور بستر پر سونے کے لئے لیٹا مگر نیند نہیں آتی۔ دوسری طرف ایک مزدور ہے جو آٹھ گھنٹے محنت مزدوری کرنے کے بعد ڈٹ کر کھانا کھاتا ہے اور آٹھ گھنٹے کی بھرپور نیند لے کر سوتا ہے تو اب بتائیے اس مزدور کو راحت ملی یا اس صاحب بہادر کو جو بہت عالیشان بستر پر ساری رات کروٹیں بدلتا رہا؟ حقیقت میں راحت اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا کردہ حلال طریقے سے وہ دولت حاصل کرے گا تو وہ اس کو راحت اور سکون عطا کریں گے، اگر وہ حرام طریقے سے حاصل کرے گا تو وہ شاید دولت کے انبار تو جمع کر لے، لیکن جس چیز کا نام سکون ہے جس کا نام راحت ہے، اس کو وہ دنیا کے انبار میں بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔

دنیا کو دین بنانے کا طریقہ:

تو پیغام صرف اتنا ہے کہ مال کمانے میں حرام طریقوں سے بچو، اور تمہاری اس حاصل شدہ پر جو فرائض عائد کئے گئے ہیں، خواہ وہ زکوۃ کی شکل میں ہو یا خیرات وصدقات کی شکل میں ہو، ان کو بجالاؤ، اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے، تم دوسروں کے ساتھ احسان کرو، اگر انسان یہ اختیار کرلے اور جو نعمت انسان کو ملے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرے تو دنیا کی ساری نعمتیں اور دولتیں دین بن جائیں گی اور وہ سب اجر بن جائیں گی، پھر کھانا کھائے گا تو بھی اجر ملے گا اور پانی پیئے گا تو بھی اجر ملے گا۔ تجارت کرے گا تو بھی اجر ملے گا اور دنیا کی اور راحتیں اختیار کرے گا تو اس پر بھی اجر ملے گا، کیونکہ اس نے اس دنیا کو اپنا مقصد نہیں بنایا، بلکہ مقصد کے لئے ایک راستہ اور ایک ذریعے قرار دیا ہے اور اس کے ذریعے وہ آخرت کو تلاش کر رہا ہے، حرام کاموں سے بچتا ہے اور اپنے واجبات کو ادا کرتا ہے تو ساری دنیا دین بن جاتی ہے اور وہ دنیا اللہ تعالیٰ کا ’’فضل‘‘ بن جاتی ہے۔

☆☆......☆......☆☆

حکومتِ وقت قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے: مولانا اللہ وسایا

بہاولنگر...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مہاجر کالونی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا جلیل احمد اخون کی خصوصی دعا سے انعقاد پذیر ہوئی' جس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کندیاں شریف نے کی۔ تلاوت قاری عبدالحمید صدیقی نے کی' ہدیہ نعت جناب حافظ محمد شریف منچن آبادی' حافظ محمد یحییٰ حافظ آبادی' قاری سیف اللہ خالد بہاولنگری نے پیش کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ منکرین ختم نبوت سے کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ حکومت وقت قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے انہوں نے کہا کہ سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر پر پابندی لگوانے کے لئے قادیانیوں نے سازش کی' ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا کہ کورس ہوگا' حکومت کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ کھڑی کرے۔ اس موقع پر شرکائے کانفرنس نے وعدہ کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کردیں گے۔ مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ مجلس بہاولپور' مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال' مولانا عزیز الرحمٰن چشتیاں' مولانا بشیر احمد شاہ چشتیاں' مولانا حافظ مسعود قاسم قاسمی فقیر والی' مولانا قاری اکرام اللہ عارفی نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ کانفرنس میں خصوصی خطاب مولانا سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی کا ہوا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رحمانی نے قرارداد پیش کی کہ ضلعی انتظامیہ فورٹ عباس چک نمبر 241/H-L میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ قادیانی تبلیغ پر پابندی نہ لگائی گئی تو ہم ہائیکورٹ میں جائیں گے۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے بہاولنگر کی ہردلعزیز شخصیت حاجی عبدالرحمٰن قریشی' مولانا قاری محمد اکرام اللہ عارفی نے مثالی کردار ادا کیا۔ مولانا سعید احمد جنرل سیکریٹری ختم نبوت بہاولنگر انتظامی امور کے نگران تھے۔

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆......تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆......پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆......تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆......کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆......رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆......اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کے نام ارسال کی جائیں۔

ہماری ناکامی ومحرومی کا راز

شمس الحق ندوی

اس وقت عالم اسلام میں مختلف دینی و دعوتی تحریکیں، ادارے اور جماعتیں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سرگرم عمل ہیں، اسلامی علوم وفنون اور دعوتی موضوع پر رسائل و اخبارات اور کتابوں کا ایک سیلاب امڈ رہا ہے۔ مختلف منصوبوں کے تحت کثرت سے کانفرنسیں اور سیمینار بھی ہو رہے ہیں، مگر اس کے جو نتائج سامنے آنے چاہئیں اور ان سے امت مسلمہ کے اندر جو حرکت ونشاط پیدا ہونا چاہئے وہ نہیں پیدا ہو رہا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟

ظاہری اسباب ووسائل کی کمی نہیں ہے، نہ مال و دولت کی کمی ہے، اس لئے کہ عالم اسلام کے بعض ممالک خوش حالی کی اس منزل میں ہیں، جہاں بڑی صنعتی ترقی کے بعد پہنچا جاتا ہے، اس امت کے افراد کمزور وناتواں بھی نہیں ہیں، ان میں قوت ومقاومت اور سپاہیانہ صفات بھی موجود ہیں، قربانی کا جذبہ بھی ہے، جس کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے، عددی ونفری حیثیت سے بھی وہ کم نہیں ہیں، علم وثقافت کے میدان میں بھی بعض ملکوں میں ترقی ہوئی ہے۔

ہم غور کریں اور جائزہ لیں تو ان میں سے کسی چیز کی کمی نہ نظر آئے گی، پھر کیا کمی ہے، جس کی وجہ سے یہ سارے وسائل خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچا رہے ہیں۔

جہاں تک دشمن کی سازشوں اور معاندانہ کارروائیوں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کا تعلق ہے تو وہ بھی کوئی نئی چیز نہیں ہے، اسلام اور مسلمانوں کو ہر دور میں اس طرح کی مشکلات بلکہ اس سے سخت محاذ آرائی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس سے زیادہ مشکلات وشدائد اور آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے، اسلام کے راستہ میں اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کے راستہ میں ہمیشہ کانٹے بچھائے گئے ہیں اور خون کے دریا سے گزرنا پڑا ہے، لیکن وسائل اور طاقت وعددی کمی کے باوجود کس طرح گزشتہ عہد کے مسلمان حالات پر غالب آئے اور اس عہد کے مسلمان مجبور ومقہور ہیں؟

اگر ہم حالات کا بے لاگ جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ کمی اس یقین وایمان میں آگئی ہے جو ان تمام مذکورہ چیزوں کو مفید وکارآمد بنانے کی طاقت بخشتی ہے، ایمان ویقین اور توکل واعتماد علی اللہ ہی وہ جوہر اصلی ہے، جس نے امت مسلمہ کو عروج بخشا تھا اور جب وہ بہت تھوڑے تھے، انگلیوں پر گنے جاتے تھے اور ان پر خطرات کے بادل چھائے ہوئے تھے، اتنے کہ اس کی صحیح وسچی تصویر کشی قرآن کریم نے ان الفاظ میں کی ہے: "کنتم تخافون ان یتخطفکم الناس۔"

مگر وہ ایمان کے پکے اور اخلاق وکردار کے بلند مقام پر تھے وہ فرشتہ صفت جہاں کہیں جاتے اپنی انہیں صفات سے جانے پہچانے جاتے، یہ بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار ہی ان کا مقدمۃ الجیش ہوتے تھے، جس سے وہ دلوں کو جیت لیتے تھے، شمشیر وسناں اور تیر وکمان کو استعمال کرنے سے قبل ان کی نگاہ مومنانہ ان کے دلوں کے پار ہوجاتی تھی، مسلمانوں کی اس طاقت کو اس عہد کے لوگوں اور ان کے دشمنوں نے سمجھ لیا تھا، مورخ ابن کثیر کا بیان ہے کہ: جب ہرقل کو شام پر مسلمانوں کی لشکر کشی کا علم ہوا تو اس نے اہل شام سے کہا: "یہ لوگ ایک نئے دین کے پیرو ہیں، کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا تم میری بات مانو اور ان سے شام کے نصف خراج پر صلح کرلو تو روم کے پہاڑ تمہارے قبضہ میں رہیں گے، اگر تم نہ مانوگے تو وہ تم سے شام بھی لیں گے اور روم کے پہاڑ پر بھی دباؤ ڈالیں گے۔

واقعہ نہاوند میں عراق پر فوج کشی کے وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "امیر المومنین! اس دین کی نصرت وعدم نصرت تعداد کی کمی یا زیادتی کی بنیاد پر نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جس کو اس نے غالب فرمایا ہے، اس کا لشکر ہے جس کو اس نے غالب فرمایا اور فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد فرمائی ہے حتیٰ کہ وہ اس شان کو پہنچا ہم سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، وہ اپنے وعدہ کو پورا فرمائے گا اور اپنے لشکر کی ضرور بالضرور مدد کرے گا۔"

اسی اعتماد ویقین کی بنیاد پر وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتے تھے، حیرت انگیز کارنامے انجام دیتے تھے اور ان سے خرق عادت واقعات پیش آتے تھے اس بھروسہ ہی کی طاقت پر انہوں نے دجلہ میں اپنے گھوڑے ڈال دیئے تھے اور اطمینان کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اس طرح پار ہوگئے تھے کہ جیسے خشکی پر چل رہے ہوں، اس عقیدہ واعتماد نے ان کے اندر

اطمینان اور دل میں سکینہ کی کیفیت پیدا کر دی تھی اور وہ خارق عادت شجاعت و بہادری کے مالک بن گئے تھے اور تعداد و تیاری کو چنداں اہمیت نہیں دیتے تھے، ان پر یہ عقدہ کھل گیا تھا کہ وہ دین کی طاقت سے لڑتے ہیں، غلبہ و کامیابی اسلام کی برکت سے حاصل ہوتی ہے، لہٰذا وہ اس کی پوری حفاظت کرتے تھے اور تکمیل دین کی تیاری کرتے تھے۔

احمد بن مروان مالکی کا بیان ہے کہ جنگ شروع ہو جانے کے بعد صحابہ کرامؓ کے سامنے دشمن اتنی دیر بھی نہ ٹکتا تھا جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ نکالا جائے، انطاکیہ میں جب ہرقل کا شکست خوردہ لشکر آیا تو اس نے ان سے کہا: تم مسلمانوں کے بارے میں بتاؤ کیا یہ انسان نہیں ہیں؟ اہل لشکر نے جواب دیا: ہاں! وہ انسان ہیں، تو اس نے پوچھا: وہ زیادہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم ہر اعتبار سے ان سے کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں، اس نے پھر کہا: کیا بات ہے کہ تم شکست کھا جاتے ہو؟ تو ان کے سرداروں میں سے ایک معمر شخص نے کہا: اس کا سبب یہ ہے کہ وہ رات میں نمازیں پڑھتے ہیں اور دن میں روزے رکھتے ہیں، جو وعدہ کرتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں، نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں، عدل و انصاف کا معاملہ کرتے ہیں، اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم شراب پیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، حرام کے مرتکب ہوتے ہیں، عہد کو توڑتے ہیں، غصہ ہوتے ہیں، ظلم کرتے ہیں، خدا کو ناراض کرنے والی باتوں کا حکم دیتے ہیں، جو باتیں خدا کو خوش کرنے والی ہیں ان سے روکتے ہیں اور زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں، یہ ساری تفصیل سن کر ہرقل نے کہا: تم ٹھیک کہتے ہو۔

اسی ہرقل نے ایک ایسے شخص سے جو مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو گیا تھا، مسلمانوں کے حالات پوچھے تو اس نے کہا: ان کے حالات کا ایسا نقشہ کھینچوں گا کہ جیسے کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، سنو:

"وہ دن کو شہسوار اور رات کو عبادت گزار ہوتے ہیں، بغیر قیمت دیئے کسی کی کوئی چیز نہیں کھاتے، جہاں پہنچتے ہیں پہلے سلام کرتے ہیں، جس سے جنگ کرتے ہیں ایسا جم کر لڑتے ہیں کہ اس کا قلع قمع کر دیتے ہیں۔ یہ صفات سن کر ہرقل نے کہا: "اگر سچ کہتے ہو تو یقیناً وہ ہمارے تخت و تاج کے مالک بن جائیں گے۔"

آج مسلمانوں کی ناکامی کا سبب اسباب و وسائل کی کمی نہیں، اس کا سبب ان صفات سے تہی دست ہو جانا ہے جن کا ذکر اوپر ہوا، ان سارے وسائل و ذرائع کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے، احکام شریعت پر کاربند ہونے، دلوں کو یقین و ایمان کے وعدوں پر اعتماد و بھروسہ اور دل کی انگیٹھیوں کو عشق و محبت کی تپش سے گرم کرنے کی، اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب سیرت نبوی اور صحابہ کرامؓ کی زندگی کو نمونہ بنایا جائے، جس کی ایک جھلک اوپر کی سطروں میں گزر چکی۔

اگر ہم اپنی زندگی کو اس سانچے میں ڈھال لیں، جس میں صحابہ کرامؓ کی زندگی ڈھلی ہوئی تھی تو ہماری کوششیں مفید و بار آور ہو جائیں گی اور حیرت انگیز نتائج سامنے آئیں گے اور باہمی افتراق و انتشار جیسے مسائل از خود حل ہو جائیں گے، جن کے سبب امت مختلف خانوں میں بٹ گئی ہے۔

☆☆..........☆☆

ہر سال سینکڑوں یہودیوں کا قبول اسلام

ایک عبرانی اخبار نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ سالانہ سینکڑوں اسرائیلی یہودی دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور سال بہ سال اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے اور نعمت اسلام سے سرفراز و مالا مال ہونے والوں کی تعداد روز افزوں ہے۔

مشہور اخبار "معاریف" کے مطابق سالانہ سینکڑوں یہودی وزارت قانون و انصاف میں تبدیلی مذہب کی درخواست دیتے ہیں جو اپنے سابق دین کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں، مزید [illegible] بارے لکھا ہے [illegible] سرگرم سماجی [illegible] مذہبی افراد کو اس سے شدید خوف لاحق ہو گیا ہے اور اس میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بغیر اطلاع دیئے دین اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور علی الاعلان اسلام کا کلمہ بلند کرتے ہیں۔

اخبار نے وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اس کے پاس متعدد ایسے قرائن اور شہادتیں ہیں، جن کی بنیاد پر کھل کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سینکڑوں اسرائیلی یہودی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ بات پچھلے پانچ برسوں میں کچھ زیادہ ہی پیش آ رہی ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ دو برسوں میں دو سو انچاس (۲۴۹) یہودیوں نے دین اسلام میں داخل ہونے کی درخواستیں وزارت عدل و انصاف میں داخل کی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اخبار مذکور نے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ صورت حال قابل اطمینان نہیں ہے اور آئندہ اس سے قوم یہود کے لئے پریشانیاں بڑھ سکتی ہیں۔

نومسلموں میں سے ایک کا یہ بیان بھی اخبار نے نقل کیا ہے کہ جتنی تعداد کا اظہار کیا گیا ہے اس سے صحیح صورت حال کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ متعدد ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنا دین تبدیل کر لیا اور اس کی کسی کو خبر نہیں دی، اسی کے ساتھ اخبار نے قوم یہود کے ایک فرد کی یہ بات بھی نقل کی ہے کہ جو بھی یہودی اپنے دین کو تبدیل کرتا ہے وہ قوم یہود کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

(پندرہ روزہ "تعمیر حیات" لکھنؤ ۱۰ [illegible] ۲۰۱۱ء)

حج کے فضائل وبرکات

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

دوسری قسط

بغیر بیوی کے حج نہ کرنا:

بعض لوگ وہ ہیں جن پر حج فرض ہے اور ان کے پاس اس قدر پیسے ہیں، جن سے وہ خود تو حج کر سکتے ہیں، البتہ اپنی بیوی کو حج پر لے جانے کی استطاعت نہیں رکھتے، لیکن وہ بیوی کے اصرار کی وجہ سے یا اپنی مرضی سے اس انتظار میں رہتے ہیں کہ جب بیوی کو ساتھ لے جانے کے قابل ہوں گے، اس وقت میاں بیوی دونوں ساتھ حج کرنے جائیں گے۔ واضح رہے کہ بیوی کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں حج کو مؤخر کرنا درست نہیں اور بیوی کو بھی اپنی وجہ سے خاوند کو حج فرض ادا کرنے سے روکنا درست نہیں، خاوند کو چاہئے کہ اس وقت وہ خود حج ادا کرے، پھر بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو بیوی کو بھی حج کرادے۔

ابھی بچے چھوٹے ہیں:

بعض لوگ خصوصاً عورتیں یہ بہانہ بناتی ہیں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں اور ہم نے کبھی بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑا، انہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جائیں؟ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے، ان کو اگر کسی دوسری جگہ کا سفر پیش آجائے یا کسی مرض کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑے تو اس وقت چھوٹے بچوں کا سب انتظام ہو جاتا ہے، جب وہاں انتظام ہو سکتا ہے تو حج کے لئے جانے پر بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی حفاظت کا مناسب بندوبست کر کے حج ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔

حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب:

حج نہ کرنے کے مذکورہ تمام حیلے اور بہانوں کا ایک ہی جواب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کے لئے واقعتاً کوئی مجبوری حج کرنے میں حائل نہ ہو یا ظالم بادشاہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو یا ایسی شدید بیماری لاحق نہ ہو جو حج کرنے سے روک دے پھر وہ بغیر حج کئے مرجائے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے۔" (مشکوٰۃ)

اس لئے مرنے سے پہلے جتنی جلدی ممکن ہو، حج فرض ادا کرنے کی فکر کریں۔ جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود اس کو ادا نہیں کرتے، ان کے واسطے جہاں حدیث بالا میں سخت ترین وعید ہے وہاں ان کا ایک زبردست خسارہ اور نقصان یہ ہے کہ حج کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو زبردست مغفرت، دوزخ سے آزادی، رضائے الٰہی کا حصول، درجات کی بلندی اور بے شمار اجر و ثواب ملتا ہے، حج نہ کرنے والے ان سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

حج کے فضائل وبرکات:

احادیث طیبہ میں حج، عمرہ، طواف اور سعی کا بڑا ہی اجر و ثواب ہے، ان میں سے چند خاص خاص احادیث ملاحظہ ہوں:

تلبیہ کی فضیلت:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا مومن و مسلم بندہ جب حج یا عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے (اور کہتا ہے: لبیک اللھم لبیک... الخ) تو اس کے داہنے طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے، خواہ وہ بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہوں وہ بھی اس بندے کے ساتھ "لبیک" کہتی ہیں، یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اس طرف سے ختم ہو جاتی ہے۔" (جامع ترمذی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے ایک دن حالت احرام میں تلبیہ کہتے ہوئے گزارا، یہاں تک کہ (اس دن کا) سورج غروب ہو گیا تو وہ سورج اس کے گناہ لے کر غروب ہوگا اور وہ محرم ایسا (گناہوں سے پاک) ہو جائے گا، جیسے (اس وقت تھا جب) اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔" (ابن ماجہ)

حج کا ثواب تو آگے آئے گا، صرف حج کا احرام باندھ کر لبیک کہتے ہی حاجی کے ساتھ خدا کی مخلوق لبیک کہنے میں شریک ہو جاتی ہے، جس کی آواز انسان نہیں سنتے لیکن یہ پر کیف سماں ضرور قائم ہو جاتا ہے اور کس شان کے ساتھ لبیک کی صداؤں میں حاجی حج کے لئے پہنچتا ہے اور اس کا ایک دن بھی اس حالت میں نہیں گزرتا، مگر اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، لہٰذا اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے حج فرض ضرور ادا کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا

کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔" (سنن ابن ماجہ)

چار سو گھرانوں میں سفارش قبول:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ: چار سو آدمیوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے (یہ راوی کو شک ہے) اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔" (الترغیب)

حج کرنے والے کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا مہمان بناتے ہیں، ان کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور مغفرت طلب کرنے پر بخشش فرماتے ہیں اور نہ صرف حج کرنے والوں کی بلکہ اگر وہ اپنے متعلقین میں سے سو دو سو نہیں، چار سو افراد کی مغفرت کی درخواست کریں تو ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں اور اتنے لوگوں کی مغفرت کا تو حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے ہی، اس سے زیادہ افراد کے لئے بھی اگر حاجی مغفرت کی دعا کرے تو وہ بھی قبول ہو سکتی ہے۔ یہ نعمت تو ایسی ہے کہ حج فرض ہو یا نہ ہو، یا حج فرض پہلے کرلیا ہو تو بھی حج کریں اور یہ فضیلت حاصل کریں اور بار بار حاصل کریں۔

حرم شریف کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر:

حج یا عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ہر نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہو جاتا ہے، چند احادیث ملاحظہ ہوں:

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں درج فرمائیں گے اور ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوگی، عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔" (مستدرک)

"حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس مرض میں حاضر ہوا جس میں ان کا انتقال ہوا، تو میں نے انہیں اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے میرے بیٹو! پیدل حج کرنا، کیونکہ مجھے اتنا کسی چیز کا غم نہیں جتنا پیدل حج نہ کرنے کا ہے، صاحبزادگان نے عرض کیا: کہاں سے پیدل حج کیا جائے؟ فرمایا کہ مکہ مکرمہ سے، پھر فرمایا کہ سواری پر حج کرنے والے کو ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور پیدل حج کرنے والے کو ہر قدم پر مکہ مکرمہ کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔ صاحبزادگان نے عرض کیا: مکہ مکرمہ کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ مکہ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔" (القریٰ لقاصد ام القریٰ)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس نے روزے رکھے اور حسب سہولت (رات میں) اس نے عبادت کی تو اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھا جائے گا۔" (ابن ماجہ)

"حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ: حرم کا ایک روزہ ثواب میں ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم صدقہ کرنے کا ثواب رکھتا ہے اور (حرم کی) ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔" (القریٰ)

لہٰذا حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تمام نیک کاموں کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، چنانچہ حرم میں داخل ہوکر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہیں تو ایک لاکھ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں تو ایک لاکھ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا ثواب ملے گا، حج یا عمرہ کرنے پر جتنا بھی خرچ ہو وہ سب حرم میں داخل ہوکر ایک مرتبہ سبحان اللہ یا الحمدللہ یا اللہ اکبر کہتے ہی وصول ہو جاتا ہے، اس لئے حج کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور اتنے عظیم ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کرنا چاہئے.... بہرحال:

☆..... حرم میں ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآن کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔

☆..... ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کا ثواب ملے۔ ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے، اس میں سے ستر ہزار کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مل جائے۔

☆..... سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، استغفار، درود شریف، ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

☆..... دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے۔

☆..... اشراق، چاشت، اوابین، سنن زوال، قیام اللیل، تہجد، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور دیگر نوافل پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

☆..... ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھیں یا صلوٰۃ التسبیح پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب پائیں۔

☆..... ایک روزہ رکھیں تو ایک لاکھ روزوں کا ثواب پائیں۔

☆..... ایک مرتبہ "قل ھو اللّٰہ احد" پڑھیں یا ایک عمرہ کریں یا ایک طواف کریں تو ہر چیز پر ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

اس لئے خوب نیک کام کریں اور گناہوں سے بے حد بچیں، ہو جائے تو فوراً توبہ کریں اور اس حاضری کو بے حد غنیمت سمجھیں اور اس کی دل و جان سے قدر کریں، کچھ معلوم نہیں پھر یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ بہرحال حج نہ کرنے والے بھی حج کر کے یہ سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

مسجد الحرام کا ثواب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اس کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور محلہ کی مسجد میں پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب زیادہ ملتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد الحرام میں (جو مکہ مکرمہ میں ہے) ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔" (ابن ماجہ)

بہت سی احادیث میں مسجد نبوی کا ثواب مسجد اقصیٰ سے زیادہ آیا ہے، لیکن اس حدیث میں دونوں مسجدوں کا ثواب پچاس ہزار بیان کیا گیا ہے اور بعض علماء کرام نے اس حدیث میں یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ یہاں ہر مسجد کا ثواب اس سے پہلی مسجد کے اعتبار سے ہے یعنی جامع مسجد کا ثواب محلّہ کی مسجد کے ثواب سے پانچ سو مرتبہ ہے، اس حساب سے جامع مسجد کا ثواب بارہ ہزار پانچ سو ہو گیا اور مسجد اقصیٰ کا ثواب ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ہو گیا اور مسجد نبوی کا ثواب ۳ نیل بارہ کھرب پچاس ارب ہوا اور مسجد حرام کا ثواب ۳۱ سنکھ پچیس پدم ہوا، اس طرح عام روایات میں مسجد حرام کا ثواب جو ایک لاکھ ہے، یہ اس سے بہت زیادہ ہو گیا۔ (فضائل حج)

مگر اللہ پاک کی رحمت کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے، وہ اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے، ان کی رحمت پر کسی کا اجارہ نہیں، اس لئے مسجد حرام میں ایک نماز باجماعت ادا کرنے پر مذکورہ ثواب ملنے کو مشکل سمجھا جائے.... جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، وہ کتنے بڑے ثواب سے محروم ہیں، سوچیں اور غور کریں! اور جلد حج کرنے کا فیصلہ کر کے مسجد حرام کا ثواب عظیم حاصل کرنے کی فکر کریں۔

بیت اللہ کی فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس رحمتیں روزانہ اس گھر (یعنی بیت اللہ) پر نازل ہوتی ہیں، جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔" (بیہقی)

بیت اللہ شریف کو صرف دیکھنا بھی عبادت ہے اور باعث رحمت ہے، چنانچہ بہت سے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ سے اس کے فضائل منقول ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

☆..... حضرت سعید بن المسیبؒ تابعی فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان و تصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا۔

☆..... حضرت ابوالسائب مدنیؒ کہتے ہیں جو

قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خاتمہ کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں

فیصل آباد.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ اور ہوم سیکریٹری پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر 648 گ ب تھانہ جڑانوالہ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-B اور 298-C کے تحت مقدمات چلائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ چک 194 ر۔ب لاٹھیاں والا علاقہ تھانہ کھڑیانوالہ میں قادیانیوں کی طرف سے اسلامی شعائر کی توہین بند کرا دی گئی ہے اور ان کے گھروں پر کندہ آیات قرآنی کھرچ دی گئی ہیں اور آیات قرآنی اور اسمائے گرامی صاف کرا دیئے گئے ہیں جبکہ چک نمبر 648 گ ب میں قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھی گئی ہیں اور قادیانی مرگھٹ میں قادیانی غیر مسلم مردوں کی قبروں پر اللہ، رسول کے نام، آیات قرآنی لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے علاقہ تھانہ جڑانوالہ کی پولیس قصوروار قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے کلمہ طیبہ، آیات قرآنی صاف کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے، اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پتے درخت سے جھڑ جاتے ہیں اور جو شخص مسجد میں بیٹھ کر بیت اللہ کو صرف دیکھتا ہے، چاہے طواف ونفل نماز نہ پڑھتا ہو وہ افضل ہے اس شخص سے جو اپنے گھر میں نفلیں پڑھے اور بیت اللہ کو نہ دیکھے۔

☆...... حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے اور بیت اللہ کو دیکھنے والا ایسا ہے جیسے رات کو جاگنے والا، ان میں روزہ رکھنے والا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا۔

☆...... حضرت عطاءؒ ہی سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بیت اللہ کو دیکھنا ایک سال کی نفل عبادت کے برابر ہے۔

☆...... حضرت طاؤسؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنا افضل ہے، اس شخص کی عبادت سے جو روزہ دار، شب بیدار اور مجاہد فی سبیل اللہ ہو۔

☆...... حضرت ابراہیم نخعیؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنے والا مکہ سے باہر عبادت میں کوشش سے لگے رہنے کے برابر ہے۔ (درمنثور)

جو لوگ فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، اول تو وہ سخت گناہ گار ہیں، دوسرے پھر وہ بیت اللہ کی زیارت سے اور اس کی زیارت کے عظیم ثواب سے محروم ہیں، کیا انہیں اس اجر وثواب سے محروم رہنا گوارا ہے؟

زمزم کے پانی کی فضیلت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ زمزم کا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔'' (دارقطنی)

حج یا عمرہ کرنے والوں کو جس قدر زمزم کا پانی پینے کا موقع ملتا ہے، وہ دوسروں کو نہیں ملتا، اس لئے حج کے واسطے جانے میں دیگر اعمال کے ثواب کے ساتھ ساتھ کثرت سے زمزم کا پانی پینے کی سعادت ملنا بڑی نعمت ہے۔

حج یا عمرہ کرنے والوں کو جس قدر زمزم کا پانی پینے کا موقع ملتا ہے، وہ دوسروں کو نہیں ملتا، اس لئے حج کے واسطے جانے میں دیگر اعمال کے ثواب کے ساتھ ساتھ کثرت سے زمزم کا پانی پینے کی سعادت ملنا بڑی نعمت ہے۔ کاش! بلا عذر حج نہ کرنے والے غور کرتے!!

طواف میں قدم قدم پر نیکیاں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے اور (طواف کے لئے) حجر اسود کے پاس آئے تاکہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر (جب حجر اسود کا) استلام کر کے وہ یہ کلمات کہتا ہے:

''بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔''

''تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہل خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعتیں بحالت ایمان و ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا، جس روز اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔'' (ترغیب)

حاجی یا عمرہ کرنے والا یا نفلی طواف کرنے والا یا نفلی طواف کرنے والا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باوجود ہو کر طواف شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں، ستر ہزار گناہوں کی معافی اور ستر ہزار درجات کی بلندی کیا معمولی بات ہے اور ستر اہل خانہ کے حق میں سفارش قبول ہونا اور چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملنا اور گناہوں سے پاک ہو جانا یہ وہ سعادتیں ہیں جو بڑے ہی خوش نصیبوں کو ملتی ہیں، حج کر کے آپ کو بھی یہ ثواب مل سکتا ہے، لہٰذا حج جلدی کریں۔

(جاری ہے)

بیوی کی تعلیم وتربیت اور شوہر کی ذمہ داری

اختر النساء شاہ

دین اسلام نے علم کا حاصل کرنا مرد وعورت دونوں پر فرض کیا ہے اور والدین کے فرائض میں بچوں کی تعلیم وتربیت کو شامل کردیا ہے بلکہ باپ کی طرف سے بچوں کے لئے بہترین تحفہ اچھی تعلیم وتربیت کو قرار دیا گیا ہے لیکن عورت کی تعلیم بالخصوص دینی تعلیم پر علیحدہ سے خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ ماں باپ کے علاوہ شوہر پر بھی اس کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔

سورۂ تحریم کی آیت:۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے ’’اہل‘‘ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔‘‘

یہاں اہل سے مراد اصلاً بیوی ہی ہوتی ہے اور اگر پورا خاندان بھی مراد لی جائے تو اس میں یقیناً بیوی بھی شامل ہوگی بلکہ اسے خاندان کے دو اہم ستونوں میں سے ایک ستون کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ دوزخ سے بچنے کے لئے ایمان اور اعمال صالح درکار ہیں، یعنی اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان کے بعد ایسے اعمال کرنا یا طرز زندگی اپنانا جو احکامات خداوندی اور سیرت محمدی کے مطابق ہوں۔ بلاشبہ دین سے مکمل آگاہی کے بعد ہی اس قسم کے اعمال وکردار کا مظاہرہ ہوسکتا ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ’’تین قسم کے آدمی ہیں جن کو دوگنا ثواب ملے گا، ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے، جس کے پاس کوئی باندی ہو، وہ اسے ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے، تعلیم دے اور بہتر تعلیم دے، پھر اس کو آزاد کرکے اس سے شادی کرے۔‘‘ لیکن اگر کسی شخص نے باندی سے نہیں بلکہ آزاد عورت سے نکاح کیا ہے اور اس کی تعلیم وتربیت کی، تو وہ بھی اس حدیث مبارکہ کی رو سے ایک گنا ثواب کا مستحق تو ضرور ٹھہرتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات مسلمان مردوں کو قرآن مجید کے خاص خاص حصوں کی طرف متوجہ کیا کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کی تعلیم دیں۔ مثلاً سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں میں ایمانیات اور اصول دین پر بحث کی گئی ہے۔ ان کے متعلق آپؐ نے فرمایا: ’’بلاشبہ اللہ نے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا ہے جو مجھ کو اس مخصوص خزانہ سے دی گئی ہیں، جو عرش کے نیچے ہے پس تم خود بھی اس کو سیکھو اور اپنی بیویوں کو بھی سکھاؤ۔‘‘ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اپنی بیٹیوں اور بیویوں کی تعلیم وتربیت کی جانب خاص توجہ کی۔

اس زمانے میں مردوں میں بھی پڑھنے لکھنے کا رواج نہ تھا اور عورتوں میں تو یہ تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ قریش کے سارے قبیلے میں صرف سترہ آدمی پڑھے لکھے تھے ان میں شفاء بنت عبداللہ عدویہ صرف ایک عورت تھیں۔

حضرت حفصہؓ نے لکھنے کا فن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء سے شفاء بنت عبداللہ عدویہ سے ہی سیکھا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے اتنا ہی کافی خیال نہ کیا کہ وہ دین کے اصول و مبادی سے واقف ہوجائیں بلکہ کتابی تعلیم یا دنیاوی تعلیم بھی ضروری خیال کی تاکہ وہ لکھا ہوا علم پڑھ سکیں اور پڑھا ہوا علم یاد کرکے لکھ سکیں۔

شفا بنت عبداللہ کہتی ہیں: ایک روز میں حضرت حفصہؓ کے پاس بیٹھی تھی، آپ نے فرمایا: ’’جس طرح تم نے ان کو کتابت سکھائی ہے کیا اس طرح ان کو مرض نملہ کی دعا نہیں سکھاؤ گی؟‘‘

اسی طرح حضرت عائشہؓ کی تعلیم وتربیت بھی رخصتی کے بعد ہی عمل میں آئی، آپؐ نے حضرت عائشہ کی تعلیم کا خاص بندوبست کیا۔ اسلام میں عورت کی تعلیم وتربیت کو اس درجہ اہمیت دینے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عورت کو بنیادی طور پر بچوں کی تعلیم وتربیت اور نظام خانہ کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوتی ہیں، اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اسلامی طرز حیات سے تو واقف نہ ہو اور اپنے گھر کے افراد کے لئے بہترین تربیتی نظام وضع کرسکے اور گھر جو بچوں کی تعلیم وتربیت کا اولین مرکز ہے، اسے حقیقی بنیادی تربیتی ادارہ بنا سکے۔ شادی کے بعد بھی عورت کی تعلیم وتربیت پر زور دینے کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ اگر عورت ماں باپ کے گھر سے زیور تعلیم سے مزین ہوکر نہ آئے تو وہ ہمیشہ کے لئے اس سے محروم نہ رہ جائے اور پھر یہ محرومی اس کی ذمہ داریوں میں خلل پیدا نہ کرے جو نسلوں کی تربیت کے لئے اس پر عائد

ہوتی ہیں۔

شادی کے بعد بھی تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ جاری رکھ کر دین اسلام جو مکمل ضابطہ حیات ہے تعلیم کی اہمیت کو باور کراتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ حصول علم کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ خواتین کو بھی علم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے حصول علم میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کرنا چاہئے اور مردوں کو بھی اس مرحلے پر خواتین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

شوہروں پر بیوی کی تعلیم وتربیت کی یہ ذمہ داری عائد کرکے دراصل اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے میں تعلیمی انقلاب کی راہ بھی پیدا کی ہے۔

بیوی کی تعلیم وتربیت کی بابت مذکورہ فوائد اور اہمیت کے پیش نظر شوہروں کو اس ذمہ داری کی جانب توجہ دینی چاہئے اگر عورت کسی وجہ سے والدین کے گھر میں تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہی ہے تو اسے اس کا قصور سمجھتے ہوئے یا ماں باپ کی ذمہ داری ادا نہ کرنے کا معاملہ سمجھ کر نظر انداز کرنا درست نہیں۔ اب چونکہ وہ عورت بیوی کی حیثیت سے شوہر کی ذمہ داری بن گئی ہے تو اسے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو شاید اس کی یہ غفلت دنیاوی قانون کی رو سے قابل گرفت نہیں ہوگی لیکن یہ اغماض اس کے گھرانے کے لئے نقصان دہ ہوگا اور اپنے خاندان کا نگہبان ہونے کی حیثیت سے روز آخرت اس بابت اس سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا اس نے اپنی یہ ذمہ داریاں پوری کیں؟ یہ نہ صرف منشائے خداوندی ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے بھی اس کی عملی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ اگر شوہر خود بیوی کی تعلیم وتربیت کرنے سے قاصر ہو یعنی خود امور شرعیہ یا دنیاوی علم سے واقف نہ ہو تو وہ اس کو جواز بنا کر بیوی کو تعلیم سے محروم نہیں رکھ سکتا۔ اسلامی فقہا کے مطابق اگر کوئی شرعی معاملہ درپیش ہو اور عورت اس سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہے تو اگر شوہر خود نہ جانتا ہو تو کسی عالم سے معلوم کرکے بیوی کو بتائے، بصورت دیگر اس کی دینی تعلیم کا بندوبست کرے۔ اگر وہ قرآن نہیں پڑھ سکتی اسے قرآن پڑھائے اگر خود لکھنا پڑھنا جانتا ہو تو اسے سکھائے، دوسری صورت میں بیوی کو نوشت وخواند سکھانے کے لئے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے، جیسا کہ مذکورہ صدر سطور میں آپ ؐ نے حضرت حفصہ کے معاملے میں کیا۔ بیوی کے پڑھا لکھا ہونے سے شوہر کا ایک کام آسان ہوجائے گا کہ وہ دینی لٹریچر پر مبنی کتب کے ذریعے اس کی دینی تعلیم کرسکتا ہے۔ یہ معاملہ تو ان خواتین کا ہے جو سرے سے پڑھنے لکھنے سے محروم ہوں یا کم تعلیم یافتہ ہوں لیکن آج کل جدید تعلیم سے آراستہ اکثر خواتین بھی دینی معلومات سے بے بہرہ ہیں۔ ایسی صورت میں شوہر دینی لٹریچر اور مذہبی نوعیت کی محفلوں میں شرکت کے ذریعے اس کی تعلیم وتربیت کرسکتا ہے۔

اگر کہیں معاملہ اس کے برعکس پیش آئے کہ بیوی تو دینی تعلیم سے آراستہ ہے اور پڑھنا لکھنا بھی جانتی ہے لیکن شوہر کسی وجہ سے دینی تعلیم یا نوشت وخواند سے محروم ہے تو یہاں بیوی کو وہ کردار ادا کرنا چاہئے جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں مرد کے لئے کہا گیا ہے۔ البتہ شوہر کی تعلیم وتربیت کے لئے وہ ایسا بندوبست کرنے سے مستثنیٰ ہے جس میں روپے پیسے کی ضرورت ہو، کیونکہ گھر کی مالی ضرورت پوری کرنا عورت کی ذمہ داری نہیں، لیکن اگر عورت مالی استطاعت رکھتی ہو اور بخوشی اپنے مال کے ذریعے بھی مرد کی تعلیم وتربیت کرے تو اس کا اجر وثواب اسے ملے گا۔

یہاں یہ واضح رہے کہ دین اسلام میں شوہروں پر بیویوں کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری عائد کرکے خدانخواستہ کوئی زیادتی نہیں کی گئی اور نہ ان پر کوئی اضافی بوجھ ڈالا گیا ہے بلکہ یہ اس کردار کا تقاضا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں قوام اور گھر کا نگہبان بنا کر عطا کیا ہے۔

ایک اور امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بیوی کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں شوہر روٹی، کپڑا اور مکان کی ضروریات ہی بمشکل ادا کرپاتا ہے تو وہ بے چارا کیونکر اس ذمہ داری کو پورا کرسکے گا۔ یہ بات درست ہے کہ شوہر پر نان ونفقہ کی ذمہ داری بھی عائد ہے لیکن تعلیم وتربیت کی یہ ذمہ داری روپے پیسے سے زیادہ توجہ اور دلچسپی کی طالب ہے۔ ظاہر ہے اگر شوہر بنیادی ضروریات سے ہی عہدہ برآ نہیں ہو پارہا تو وہ ایسی تعلیمی وتربیتی ذمہ داری سے مبرا ہے جس میں مال ودولت کا خرچہ ہو، لیکن مردوں کو چاہئے کہ وہ مادی ضروریات کے ساتھ ساتھ روحانی ضرورت کا بھی خیال کریں۔ ورنہ معاشرہ مادیت پرست ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر عورت دین سے واقف ہوگی تو صبر، شکر قناعت اور ان کے ثمرات سے بھی آگاہ ہوگی تو ممکن ہے کہ وہ شوہر سے غیر ضروری مطالبات کرنے سے باز رہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اگر بیوی دینی تعلیم کی طرف رجحان نہ رکھتی ہو تو شوہر اس کی توجہ اس جانب دلوائے اس سے نہ صرف اس کے گھر کے کچھ مسائل حل ہوں گے معاشرے کے سدھار کی صورت بھی پیدا ہوگی اور سب سے بڑھ کر شوہر اپنی ذمہ داری کو پورا کرے گا۔

☆☆..........☆☆

چناب نگر کا سب تحصیل کا درجہ بحال کیا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ کو دیا گیا سب تحصیل کا درجہ بحال کیا جائے اور چناب نگر میں آر ایم کی عدالت اور نائب تحصیل دار اور دیگر سرکاری دفاتر پہلے کی طرح قائم رکھے جائیں' انہوں نے کہا کہ 1974ء میں چناب نگر سابقہ ربوہ کو سب تحصیل کا درجہ دیا گیا تھا اور آر ایم کی عدالت بلدیہ دیگر دفاتر قائم کئے گئے تھے' پولیس چوکی کو تھانہ بنادیا گیا اور ڈی ایس پی کا دفتر قائم کیا گیا قادیانی جماعت کی سازش سے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دینے کے بعد لالیاں کو تحصیل بنا کر چناب نگر کو سب تحصیل کا دیا گیا درجہ ختم کردیا گیا جبکہ آر ایم کی عدالت سے قرب و جوار کے دیہات کے لوگوں کو بہت فائدہ تھا۔ سب تحصیل کا درجہ ختم کرکے قادیانی جماعت کو خوش کیا گیا اور مسلمانوں کو پریشان کیا گیا ہے اس فیصلہ کو واپس لیا جائے۔

ختم نبوت کے وفد کی متاثرین میں تقسیم امداد

بدین (مولانا محمد یوسف نقشبندی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا ایک وفد ضلع بدین کے سیلاب و بارش زدہ علاقوں کے لئے سامان کا مزید ایک ٹرک لے کر کھڈارو پہنچا۔ وفد میں مولانا سعد اللہ' محمد طارق سمیع' سید انوار الحسن اور دیگر حضرات شامل تھے۔

گولارچی پہنچنے پر مقامی جماعت ختم نبوت کے امیر مولانا حکیم محمد عاشق نقشبندی' مولانا محمد یوسف نقشبندی' ڈاکٹر محمد طارق محمود صدیقی' محمد عابد' مولانا محمد ابراہیم صدیقی' خطیب مدینہ مسجد' سید حیدر شاہ' مولانا محمد طیب نے وفد کا استقبال کیا۔ گولارچی سے وفد براستہ بدین' تلہار' کھڈارو کے لئے روانہ ہوا۔ بدین شہر میں مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت میرپور خاص اور مولانا عبدالستار جاوزہ مدیر مدرسہ بدر العلوم نے وفد کا استقبال کیا۔

کھڈارو میں ۱۲۵ قادیانی پچھلے دنوں مسلمان ہوئے تھے ان میں اور غیر مسلم ہندوؤں میں امداد تقسیم کی گئی۔ متاثرین میں راشن اور خیمے تقسیم کئے گئے۔ ۲۷ خیمے اور ۲۷۵ راشن کے تھیلے تھے جن میں آٹا' گھی' چینی' چاول' ملک پیک' چارج کی جانے والی ٹارچ' پانی والے گلاس' پلیٹیں اور دیگر اشیاء شامل تھیں۔ اس کے علاوہ جھڈو میں بھی کچھ سامان بھیجا گیا۔ ختم نبوت کے وفد نے اپنی اور رینجرز کی نگرانی میں سامان تقسیم کیا۔ علاقہ والوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمت کو سراہا اور شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے اس مشکل گھڑی میں علاقہ والوں کو فراموش نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تمام معاونین کی ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

پاکستان چوک کے کارکنان کی تربیتی نشست

کراچی ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے ۲۳/ستمبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب پاکستان چوک کی جامع مسجد دکھنی میں ختم نبوت کے کارکنان کی ایک تربیتی نشست سے بیان کرتے ہوئے بے لوث اور مخلص کارکن کے اوصاف پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۂ غاشیہ میں اونٹ کی تعریف کی اور وہ اس لئے کہ اونٹ وفادار' جفاکش اور صبر کرنے والا جانور ہے۔ اسی طرح ایک کارکن کو بھی جفاکش' اپنے مقصد سے وفادار اور آزمائشوں کے وقت صبر کرنا چاہئے۔ مزید یہ کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا یہ لوگ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس قدر بلند ہیں اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھادی گئی ہے؟'' انہوں نے کہا کہ ایک کارکن بھی اپنے حوصلے پہاڑ کی طرح بلند رکھے اور زمین سے سبق حاصل کرے کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ محبت سے پیش آئے' اپنے کاز کے لئے خوب محنت کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق بھی مانگتا رہے۔

تبصرۂ کتب

نام کتاب: دفاع ناموس رسالت

ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

صفحات: ۳۶۸ ہدیہ: ۲۳۰ روپے

ناشر: مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ' صدیق آباد ڈاکخانہ بستی مخلوشجاع آباد' ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ردّ قادیانیت کے موضوع پر کئی کتابیں مرتب کی ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی حضرت مولانا مدظلہ کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) گستاخ رسول کی سزا قرآن' حدیث' اجماع امت' اقوال فقہا اور بائبل کی روشنی میں۔ (۲) زمانہ نبوی کے گستاخان رسول کا انجام۔ (۳) سچے عاشقان رسول کے واقعات (سلطان نورالدین زنگیؒ سے عامر چیمہ شہیدؒ تک)۔ (۴) پاکستانی قانون انسداد توہین رسالت (دفعہ 298-C) پر اعتراضات کا جائزہ۔ (۵) توہین رسالت سے متعلق علماء کرام اور کالم نگاروں کے تاثرات۔ (۶) تحریک ناموس رسالت ۲۰۱۰ء کا پس منظر' مطالبات' جدوجہد اور کامیابی۔

کتاب پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم' سینیٹ میں قائد حزب اختلاف مولانا عبدالغفور حیدری مدظلہ' خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی تقاریظ نے کتاب کی ثقاہت' افادیت اور مستند ہونے کو چار چاند لگادیئے ہیں۔

نوٹ: ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑگیٹ ملتان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے طلب کی جاسکتی ہے۔

سندھ میں قیامت خیز بارشیں

اہالیان سندھ، اہل خیر حضرات کے تعاون کا انتظار کر رہے ہیں

اہالیان وطن اور اہل خیر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کے بعد تمام اہالیان وطن اور اہل خیر حضرات کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے صوبہ سندھ انتہائی بری طرح متاثر ہوا ہے، شروع میں تو صرف بدین، میرپور خاص، ٹنڈو محمد خان اور ٹنڈو الہیار وغیرہ متاثر ہوئے تھے، لیکن بعد والی برساتوں نے سندھ کے تمام اضلاع کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہر ضلع میں سیلابی کیفیت ہے، اکثر فصلیں ڈوب چکی ہیں، ہزاروں مکانات منہدم ہو چکے ہیں، لاتعداد مکانات زیر آب ہیں، مال مویشی ہلاک ہو چکے ہیں، گذشتہ سال سیلاب نے سندھ کو تباہ کر دیا تھا اور اس سال برساتوں نے رہی سہی کسر پوری کر دی، بارشوں کے متاثرین آپ کے تعاون اور امداد کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ لوگ آپ کے تعاون کے حقیقی حقدار ہیں، گذشتہ سال کے سیلاب کے بعد ہم نے اللہ رب العزت کی پاک ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے

المحمود سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن

کے پلیٹ فارم سے فلاحی کاموں کا آغاز کیا۔ ہم نے المحمود سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن کو باقاعدہ رجسٹر کرایا۔

المحمود سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن، وادی مہران کی عظیم دینی اور علمی درسگاہ جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دوداکی روڈ لاڑکانہ کے شعبہ خدمت خلق کا دوسرا نام ہے۔ جامعہ اسلامیہ کے جید علماء کرام ہمارے رفاہی کاموں کی نگرانی کرتے ہیں، ایسوسی ایشن کا صدر دفتر جامعہ اسلامیہ ہی ہے، جبکہ ایسوسی ایشن کی خدمات کا دائرہ کار پورے سندھ میں پھیلا ہوا ہے۔ گذشتہ سال کے سیلاب میں ہم نے ضلع کشمور، ضلع جیکب آباد، ضلع شکارپور، ضلع قمبر شہداد کوٹ، ضلع لاڑکانہ، ضلع دادو، ضلع نوشہرو فیروز اور ضلع خیرپور میں بھرپور طریقے سے ریلیف کا کام کیا، سب سے پہلے ہم نے متاثرہ علاقوں میں تقریباً 25 ہزار خاندانوں میں راشن تقسیم کیا، تقریباً ایک ہزار خاندانوں میں خیمے پہنچائے، تقریباً پانچ ہزار خاندانوں میں رضائیاں اور کمبل تقسیم کیے، تقریباً پانچ ہزار خاندانوں میں نقد رقم تقسیم کی، تقریباً پانچ ہزار خاندانوں میں کپڑے تقسیم کیے، متعدد خیمہ بستیوں میں اور متاثرہ علاقوں میں ہینڈ پمپ لگوائے اور واش روم بنوائے اور اس کے بعد نوشہرو فیروز کے مضافات اور گڑھی خیرو کے مضافات میں تقریباً پچاس کے قریب خاندانوں کو مکانات تعمیر کروا کر دیئے اور تقریباً شہید شدہ دس مسجدوں کی مرمت اور تعمیر کرائی، گذشتہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ہم نے تقریباً سات کروڑ روپیہ خرچ کیا، حالیہ برساتوں کے بعد ہم نے اب تک ضلع بدین، ضلع میرپور خاص، ضلع ٹنڈو محمد خان اور ضلع ٹنڈو الہیار کے ایک ہزار خاندانوں تک راشن پہنچایا ہے، جس کی قیمت تقریباً دس لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے، لیکن چونکہ تباہ کاریاں بہت زیادہ ہیں اس لیے بہت بڑے پیمانے پر بارش زدہ علاقوں میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے یہ ہماری بداعمالیوں کا ہی نتیجہ ہے، اس لیے ہمیں توبہ استغفار کا بھی لازماً اہتمام کرنا چاہیے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ المومن اخو المومن یعنی مومن، مومن کا بھائی ہوتا ہے، اس حدیث پاک کی روشنی میں ہمارے اوپر یہ فرض بنتا ہے کہ ہم مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی دل کھول کر مدد کریں، اس ضمن میں ہم نے اندرون سندھ کی عظیم دینی اور علمی درسگاہ جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دوداکی روڈ لاڑکانہ میں مرکزی ریلیف کیمپ قائم کیا ہوا ہے۔ آپ سے التماس کیا جاتا ہے کہ آپ کھانے پینے کی اشیاء، خیمے، بستر، ادویات اور دوسری ضروری چیزیں مرکزی ریلیف کیمپ میں پہنچائیں اور نقد رقم مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹس میں جمع کرائیں، ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کا تعاون مکمل ذمہ داری کے ساتھ حقیقی مستحقین تک پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے گا، آپ کی حلال روزی میں برکت فرمائیں گے اور آپ کو دنیا اور آخرت کی سعادتوں سے سرفراز فرمائیں گے، آپ نقد رقم مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹس میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں۔

1- ڈاکٹر خالد محمود سومرو: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 010-1280-0 - یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ UBL پاکستان چوک برانچ لاڑکانہ سندھ پاکستان، برانچ کوڈ: 0487۔
2- ڈاکٹر خالد محمود سومرو: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 6540-76 - حبیب بینک لمیٹڈ HBL بندر روڈ برانچ لاڑکانہ سندھ پاکستان، برانچ کوڈ: 0076۔
3- ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اکاؤنٹ نمبر: 101800008500201 - بینک اسلامی، بینک اسکوائر برانچ لاڑکانہ سندھ پاکستان۔
4- ڈاکٹر خالد محمود سومرو: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 3012330 - نیشنل بینک آف پاکستان، بینک اسکوائر برانچ لاڑکانہ سندھ پاکستان، برانچ کوڈ: 0211۔
5- ڈاکٹر خالد محمود سومرو: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 0756-01200-14456 - الائیڈ بینک آف پاکستان ABL پارلیمنٹ ہاؤس برانچ اسلام آباد۔
6- المحمود سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 1001567 مسلم کمرشل بینک نیو اناج منڈی برانچ لاڑکانہ سندھ پاکستان، برانچ کوڈ: 0790۔

الداعی الی الخیر: سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو (سرپرست اعلیٰ المحمود سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن)

خط و کتابت کا پتہ: جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دوداکی روڈ لاڑکانہ سندھ پاکستان

رابطے کے نمبر: 0300-3400099 - 0300-3400027 - 0300-3411651 - 074-4040542

زیر سرپرستی:
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بہ فیضان نظر
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان
حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی:
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

ہفت روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

بتاریخ ۱۴ تا ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ بمطابق 11 تا 17 نومبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک تا جمعرات

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

بوقت: صبح ۸ بجے تا ۱۱:۳۰ تک

مناظر اسلام، وکیل دین محمدی
حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

فاتح قادیان ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

وکیل ناموس رسالت
حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فاضل نوجوان استاذ الحدیث
حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی مدظلہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

استاذ الحدیث
حضرت مولانا محمد فیصل مدظلہ
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

وکیل ختم نبوت
جناب منظور احمد میو راجپوت مدظلہ
قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا توصیف احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر

حضرت مولانا عبدالحی مطمئن صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی

عنوانات

☆ عقیدہ ختم نبوت، ☆ آیات واحادیث ختم نبوت کی تشریح، ☆ تحفظ ختم نبوت اہمیت وفضیلت، ☆ رفع ونزول مسیح علیہ السلام، ☆ عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان، ☆ اوصاف نبوت، ☆ فرضیت جہاد، ☆ تحاریک ہائے ختم نبوت، ☆ جھوٹے مدعیان نبوت کا تعارف، ☆ کذب مرزا قادیانی، ☆ ایمان کش فتنے اوران کا سدباب

شعبہ نشرواشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون:
021-32780337
021-32780340
0333-3553926

Regd. SS-160

تعاون کی اپیل

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے ساتھ

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔

☆...... یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆...... تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

☆...... اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆...... لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆...... چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

☆...... ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔

☆...... ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆...... اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

☆...... افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیّر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4783486، 061-4583486
اکاؤنٹ نمبر: 3464 - UBL حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
021-32780337, 021-34234476, Fax: 021-32780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ